REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-5.

جلد ۳۶ — شمارہ ۱۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-

۲۶ رمارچ ۱۹۸۷ء — ۲۶ رامان ۱۳۶۶ ہش — ۲۶ رجب ۱۴۰۷ھ

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان- ۲۳ رامان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں وصولہ تازہ اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام اپنے جان ودل سے محبوب آقا کی صحت وسلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں۔

درویشانِ کرام واحباب جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلسِ علم وعرفان

منعقدہ ۲۰ تا ۳۰ راگست ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد بر موقع احمدیہ سمر سکول برائے طالبات

بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن ۲۸ رنومبر ۱۹۸۶ء

س: کیا میوزک سُننا اور ٹیلیویژن دیکھنا اسلام میں جائز ہے؟

ج: فرمایا، قرآن کریم نے اس معاملے میں ایک نہایت ہی خوبصورت اُصول کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ فرماتا ہے:

لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

یعنی غیر ضروری سوالات کرنے کی عادت سے گریز کرو۔ جہاں جواب تمہیں ایسا پابند بنا دے جس کو تم پسند نہ کرو۔ لہذا جہاں واضح طور پر قرآن کریم اور سُنت وحدیث میں تمہاری راہنمائی کے لئے اصول موجود ہیں وہاں ان کی پابندی کرنے کی کوشش کرو تو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ زیادہ چھان بین کروگے تو تم اپنے لئے مشکلات پیدا کروگے۔ اگر وقت ضائع نہ کیا جائے اور اسلامی حدود میں رہتے ہوئے صحیح وقت میں صحیح کام کرنے کو ترجیح دینے کی عادت ہو تو اس صورت میں بعض اوقات میوزک سُننے اور ٹیلیویژن دیکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر نماز کا وقت ہے۔ یا پڑھنے کا وقت ہے یا کھانا کھانے اور سونے کا وقت ہے اور تم میوزک اور ٹیلیویژن سے چمٹے رہو تو ایسے وقت میں یہ چیزیں گناہ بن جاتی ہیں۔ لہذا اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ آپ کا میوزک اور ٹیلیویژن دوسرے فرائض میں حائل نہ ہو۔ تب حالات کی مناسبت سے اس بات کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کبھی کبھار اس کا کوئی حرج نہیں۔ فرمایا۔ صبح کے وقت تو میوزک سُننا نہ صرف گناہ ہے بلکہ نہایت ہی بد ذوقی کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے۔ صبح کا وقت تو قرآن کریم پڑھنے اور نماز ادا کرنے کا وقت ہے۔ فرمایا ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ کام کرنے کا۔ کھیلنے کا اور اسی طرح RELAXATION کا بھی وقت ہوتا ہے۔ لیکن کسی بھی قیمت پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام تین صدیوں میں پھیلے گا۔ اس سے پہلے نیوکلیئر (NUCLEAR) ہتھیاروں سے ہم کس طرح بچ سکیں گے؟

ج: فرمایا، اگرچہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں دُنیا سے نابود ہوجائیں گی۔ لیکن وہ بحیثیت بڑی طاقتوں کے نابود ہوں گی۔ لیکن بحیثیت انسان ہونے کے بنی نوع انسان کبھی بھی مکمل طور پر دُنیا سے ختم نہیں ہوں گے۔ مُہلک ہتھیاروں کی کوئی بھی تعداد مکمل طور پر دُنیا کی آبادی کو ختم نہیں کرسکے گی۔ ہوسکتا ہے کہ بعض مقامات پر ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن ہر جگہ نہیں۔ اور انسان بچ جائے گا۔ اور جو لوگ اُس وقت بچ جائیں گے وہ ذہنی طور پر اسلام قبول کرنے کے لئے زیادہ آمادہ ہوں گے بہ نسبت اُن لوگوں کے جو تباہ کردیئے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ احمدی بچائے جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ "آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے"۔ یہاں لفظ آگ دُنیاوی مصائب کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ احمدی ان تمام مصائب سے بچائے جائیں گے۔ انفرادی طور پر شاید کچھ نقصان ہو لیکن بحیثیت مجموعی احمدی بچائے جائیں گے۔

س: ایک سچے نبی کی کیا پہچان ہے؟

ج: فرمایا، ایک سچے نبی کی پہچان کے لئے جو اُصول میں بیان کروں گا اگرچہ ان کی بنیاد قرآن کریم کے بیان پر مبنی ہے لیکن وہ اپنے اندر ایسی عالمگیر سچائی رکھتے ہیں کہ کوئی عقلمند آدمی ان کو یہ کہہ کر رد نہیں کرسکتا کہ میں قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتا اس لئے ان کو نہیں مانتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کفار کے شکوک وشبہات کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ
لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ. فَمَا
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ.
(الحاقۃ ع۲)

یعنی پورے قرآن کریم کا تو ذکر کیا، اگر یہ نبی (یعنی آنحضرت صلعم) میری طرف چھوٹی سے چھوٹی بات بھی منسوب کرتا تو ہم اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ (دایاں ہاتھ طاقت کا سرچشمہ ہوتا ہے) اور اُس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ اور زمین پر بسنے والے انسانوں میں سے کوئی بھی اُس کے اور میرے

(باقی دیکھئے ص ۱۱ پر)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

منجانب:- عبدالرحیم وعبدالرؤف مالکان جمشید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹرز: نگران بورڈ بدر قادیان

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر امان ۱۳۶۶ ہش

جماعتِ احمدیہ کے لئے بعض ایمان افروز بشارتیں

مذہبی آزادی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ رُوئے زمین پر پائے جانے والے تمام انسانوں کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جو چاہیں اپنی پسند کا مذہب اختیار کرکے اس کا خود اعلان کریں اور اس کے مطابق اپنے عقائد رکھیں۔ یہ حقیقت اس قدر واضح اور مُبرہن ہے کہ ہر ملک میں جب مردم شماری ہوتی ہے تو ہر شخص سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کا کیا مذہب ہے۔ اور یہ حق پاکستان کی حالیہ حکومت ہر پاکستانی کو بھی دیتی ہے سوائے جماعتِ احمدیہ کے۔

عقلِ عامہ کا یہ مسئلہ جو تمام دُنیا میں اور پاکستان میں بھی جاری و ساری ہے، اور جسے ایک بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے، پاکستان کی بد نصیب حکومت کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور جونہی جماعتِ احمدیہ کا نام آتا ہے فوراً اس کا پیمانۂ انصاف ڈگمگانے لگتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ آغازِ تاسیس سے ہی اعلان پر اعلان کرتی چلی آرہی ہے کہ اس کا مذہب اسلام ہے۔ اس کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اس کی شریعت کل کتاب قرآن کریم ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان پر اس کا ایمان و ایقان ہے۔ اور یہ کہ سیّدِ ولدِ آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو جس یقین اور وثوق سے خاتم النبیین یقین کرتی ہے، سطحِ زمین پر اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مگر اس حکومت کی بدنصیبی ملاحظہ ہو کہ وہ جماعتِ احمدیہ کو غیر مُسلم قرار دے کر جبر و تشدد اور ظلم و ستم کی کارروائیاں نہایت بے حیائی اور ڈھٹائی سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں کلمہ طیبّہ کی توہین کرنے اور مٹانے کے احکام تک جاری کرتی رہتی ہے۔ کلمہ کا بیج لگانے والے احمدیوں اور کلمہ کی عزّت و حُرمت کی حفاظت کرنے والے احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑ رہی ہے۔ سات سات سال قید اور موت تک کی سزائیں سنائی جارہی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس حکومت کے ان علماء سُو کی انگیخت پر ہورہا ہے جن کے لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین علماء کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

پاکستان میں صرف احمدیوں کو ہی ظلم و ستم کا تختۂ مشق نہیں بنایا جارہا بلکہ پاکستانی عوام میں اِس ظالم حکومت نے ایسے نفرتوں کے بیج بوئے ہیں کہ پٹھان اور مہاجرین بلکہ پٹھان اور پٹھان کے مابین جو خانہ جنگی اور دردناک قتل و غارت کراچی میں ہُوا اور ہو رہا ہے وہ سب کچھ اِس حکومت کی منحوس کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔ بموں کے پھٹنے سے تباہی ہو رہی ہے۔ گویا پاکستان کی اِس حکومت کی نفرتیں پھیلانے والی کارروائیاں اور اس بدنصیب حکومت کا منحوس سایہ پاکستان کو ایک دردناک تباہی کی طرف لئے جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے۔ جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اِس مقدس جماعت کو پہلے سے ہی عظیم الشان بشارتیں دے رکھی ہیں جن میں سے بعض درجِ ذیل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اِس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا، اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ (ترجمہ- کہہ کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانا ہوں) ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ۔ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ (وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بُری گردش اُنہی پر پڑے گی) اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل و رُسوا کریں اور ایک طرف خُدا وعدہ کر رہا ہے اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ۔ اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ (جو تیری ذلت چاہتا ہے مَیں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا) اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوٰی لکھ رہے ہیں کہ اِس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خُدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اِس طرح وہ بھی تم سے محبّت کرے گا) غرض یہ تمام مولوی صاحبان خُدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۳۸ - ۳۹)

پس یہ مُٹھی بھر حکمرانِ پاکستان جو علماءِ سُوء کے آلۂ کار بن کر اور پاکستان پر غاصبانہ قبضہ کرکے مخلوقِ خُدا میں نفرتوں کے بیج بو رہے ہیں اور بالخصوص جماعتِ احمدیہ کے مذہبی حقوق چھین کر مظالم ڈھا رہے ہیں، یہ درحقیقت خُدا تعالےٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے لڑ کر کبھی کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔

لیکن جیسا کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بار بار جماعتِ احمدیہ کو ارشاد فرما رہے ہیں، ہم احمدیوں کا یہ عظیم فریضہ ہے کہ ہم ان کے لئے دُعائیں کریں اور پھر دُعائیں کریں اور پھر دُعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے ظالمانہ اور سفّاکی کا ہاتھ روک دے۔ اور اُن کی ہدایت کے سامان ظاہر فرما کر اُن کو بد انجام سے بچا لے ؎

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
مَیں اُس کا بھی دِل سے بھلا چاہتا ہُوں

عبدالحق فضل قائمقام ایڈیٹر

پیارے اِمام لَوٹ کر کب ہم میں آئیں گے

ہم لوگ جن کے قُرب میں رہتے تھے روز و شب ۔۔۔ معلوم نہ تھا ہم سے کبھی دُور جائیں گے
اِتنی طویل ہجر کی راتیں، اُداس دِن ۔۔۔ سوچا نہ تھا کبھی کہ یہ ہم پر بھی آئیں گے
کِس بات پر جُدا ہُوئے کیسی ہُوئی خطا ۔۔۔ مَولا تو ہی بتا اُنہیں کیسے منائیں گے
دِن رات دِل ہے مضطرب ملتا نہیں قرار ۔۔۔ کب آپ ہم کو رُوئے منوّر دِکھائیں گے
تُم سے جُدا ہُوئے ہیں تمہارے اِمام کیوں؟ ۔۔۔ دُنیا کرے سوال تو ہم کیا بتائیں گے
آقا ہیں ہم سے دُور حفاظت خُدا کرے ۔۔۔ اہلِ وطن دُعا کے لئے سر جُھکائیں گے
معلوم ہے حضُور کو گلشن کی فِکر ہے ۔۔۔ اِک دن ضرور ابرِ کرم لے کے آئیں گے
احمدؑ کے گُلستاں کا نگہبان ہو خُدا ۔۔۔ اِس کے لئے خوشی سے دِل و جاں لُٹائیں گے
ہر احمدی کے دِل میں تڑپ ہے یہی خلیقؔ ۔۔۔ پیارے امام لَوٹ کر کب ہم میں آئیں گے
آقا نے ایک شعر میں سب کچھ بتا دیا ۔۔۔ یہ شعر ہر اِک احمدی کو ہم سُنائیں گے

حضُور نے فرمایا:- "جب میری راہ اُس کے فرشتے کریں گے صاف
جب ہوں گے وُہ اسی کے اشارے تب آئیں گے"

(اِنشاءاللہ)

طالبِ دُعا:- خلیقؔ بن فائق گورداسپوری- ربوہ

خطبہ جمعہ

عمل کو ذلیل اور رسوا کرنے والا سب سے بڑا اور مہلک ہتھیار مایوسی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کیلئے اسلام کی فتح کے معاملہ میں کسی ابہام اور شک کی گنجائش باقی نہیں

اگر ہر احمدی پورے یقین کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کرے تو ہماری فتح بہت جلد حقیقی دنیا کی فتح بن جائے گی!

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۶۶ ہش مطابق ۱۳ فروری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ: مکرم عبدالحمید غازی صاحب۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل چھ ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(ترجمہ):۔ (میں) اللہ کا نام لیکر جو بیحد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں) میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ یہی کامل کتاب ہے، اس (امر) میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اُس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ (یقیناً) اُس ہدایت پر (قائم) ہیں جو اُن کے رب کی طرف سے (آئی) ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور پھر فرمایا:۔

"سورۃ بقرہ کی یہ چھ ابتدائی آیات ہیں جو میں نے تلاوت کی ہیں اُن میں

ایمان اور یقین، دو اصطلاحیں

استعمال فرمائی گئی ہیں۔ بسا اوقات انسان کے لئے یہ فرق سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیوں بعض چیزوں پر ایمان کا حکم ہے اور بعض چیزوں پر یقین کا۔ اور یقین اور ایمان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ اور بغیر یقین کے ایمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ یا اس کے برعکس صورت پھر پیدا ہوتی ہے۔ یہ سارے سوالات ہیں جو انسانی ذہن میں اُٹھتے ہیں۔ اور قرآن کریم نے آخرت پر یقین کا تو ذکر فرمایا لیکن خدا کی ہستی پر یقین کا یا انبیاء کی ہستی پر یقین کا، یا قرآن کریم پر یقین کا، یا ملائکۃ اللہ پر یقین کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ پس لازماً کوئی اہم فرق ہے ایمان اور یقین میں جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ اس پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں تو کئی قسم کے فرق ہمارے سامنے اُبھرتے ہیں۔ بعض ایسے بنیادی اور اہم فرق ہیں جن کا ذکر آج میں ضروری سمجھتا ہوں۔ ایمان جن چیزوں پر لانا ضروری ہے وہ چیزیں اپنی ذات میں مستحکم ہیں اور کسی کے ایمان لانے یا نہ لانے سے اُن کا کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ اُن کے وجود پر ایک ذرہ بھی اثر اس بات کا نہیں پڑتا کہ کوئی شخص ایمان لایا ہے یا نہیں لایا۔ اللہ ہے، وہ ان معنوں میں مستغنی ہے کہ باوجود اس کے کہ سب سے یقینی ذات، ہر یقین کا منبع وہ ہے۔ اس کے باوجود جہاں تک ایمانیات کا تعلق ہے کروڑہا وجود، اربہا وجود پیدا ہوں اور بے ایمان کے مر جائیں تب بھی خدا کی ہستی پر اُس کی ذات کے استحکام پر کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح ملائکہ کا وجود ہے، اُن پر کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں لاتا، ملائکہ کا وجود اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کے سہارے قائم ہے۔ اسی طرح کتابوں کا معاملہ ہے۔ اسی طرح انبیاء کا معاملہ ہے اور اسی طرح یوم آخرت کا معاملہ ہے۔

آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ لیکن یہاں قرآن کریم نے جس 'آخرۃ' کا ذکر فرمایا ہے اس پر یقین لانا ضروری ہے۔ ایمان والی آخرۃ سے یقین والی آخرۃ میں فرق ہے جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ایمان کا جہاں تک تعلق ہے

آپ اگر اس آیت پر غور کریں تو کئی پہلو سامنے آئیں گے۔ مگر اس کا جو بنیادی مرکزی نکتہ ہے ایمان کو سمجھنے کا، وہ پہلی آیت میں جہاں ایمان کا ذکر ہے وہیں مذکور فرما دیا گیا ہے۔ "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقین کا جہاں تک تعلق ہے یقین حاضر پر ہوا کرتا ہے شاہد پر ہوا کرتا ہے۔ یقین کا تعلق، قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے تین چیزوں سے ہے۔ (۱) علم سے ہے۔ (۲) رؤیت سے ہے اور (۳) تجربے سے ہے۔ علم الیقین سب سے کمزور یقین ہے۔ وہ مشاہدے کی پہلی شکل ہے۔ اور عین الیقین اس سے زیادہ قوی یقین ہے۔ یعنی جب مشاہدہ آنکھوں کے ذریعے ہو۔ صرف کان کے ذریعہ اطلاع نہ پہنچے۔ اور حق الیقین تجربے کے یقین کو کہتے ہیں جس پر آج کی سائینٹیفک (SCIENTIFIC) دنیا زور دیتی ہے۔ پس HYPOTHESIS اور تھیوری (THEORY) اور ایکسپریمنٹل ٹرتھ (EXPERIMENTAL TRUTH) یہ تین چیزیں ہیں جو سائنس کی اصطلاحوں میں اور طرح بیان کی جاتی ہیں۔ مذہب کی اصطلاح میں اور طرح بیان ہوتی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر ایک ہی چیز کی مختلف شکلیں ہیں۔

تو یقین کا تعلق تو رؤیت سے ہے۔ یقین کا تعلق تو تجربے سے ہے۔ پھر بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ کیوں فرمایا؟ اس مسئلے پر جب ہم غور کریں گے تو کچھ اور سبق ہمیں حاصل ہوں گے۔ لیکن ایک اور پہلو سے ایمان کا جو تعلق شہادت سے ہے وہ بھی قابل توجہ ہے۔ اس پر بھی کچھ غور کرنا چاہیئے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ

ایمان یقین پیدا کرتا ہے

اور شہادت کا یقین سے تعلق ہے۔ اس لئے ایمان کے نتیجے میں یقین پیدا ہوتا ہے۔ ایمان جتنا کامل ہو اتنا یقین کی طرف لے کر جاتا ہے۔ پس ایمان یقین کا بچہ نہیں۔ لیکن یقین ایمان کا بچہ ہے۔ شہادت سے ایمان پیدا نہیں ہوتا، ایمان کے نتیجے میں شہادت پیدا ہوتی ہے۔ غیب سے شہادت کا جو تعلق ہے وہی ایمان کا شہادت اور یقین سے تعلق ہے۔ پس غیب کا بھی شروع میں ذکر فرما دیا — یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ — اور خدا تعالیٰ کو عالم الغیب والشہادۃ قرار دیا۔ پہلے ایمان کے ذریعے خدا پہچانا جاتا ہے جو غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر جوں جوں ایمان، انسان کو یقین کی طرف لے کے بڑھتا ہے اُس کے ساتھ ساتھ انسان بھی خدا کو شہادت کے طور پر دیکھنے لگتا ہے۔ ایسے وجود کے طور پر اُس کو دیکھنے لگتا ہے، جو ہر طرف اس کو دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور ایمان یقین میں بدلنے کا نام ہی وہ شہادت ہے جسے ہم کلمہ شہادت کہتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص کا کلمہ پڑھنا ایک مقام کا نہیں ہے۔ کلمے کا سفر ایک لامتناہی سفر ہے۔ آغاز میں کلمہ پڑھنے والے اور طرح کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں)۔ اور مقام محمدی پر فائز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ایک اور طرح کی گواہی دے رہا تھا۔ کچھ کلمہ پڑھنے والے ایسی گواہی دیتے ہیں کہ انہیں بعض خدا نما دکھائی دیتے ہیں۔ بعض کلمہ پڑھنے والے ایسی گواہی دیتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اُن کے لئے خدا نما ہو جاتی ہے ؎

چشمِ مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

کوئی ذرہ کائنات کا ایسا نہیں

رہنا جہاں خدا کو شہادت کے طور پر نہ دیکھیں ۔ پس وہاں کلمۂ شہادت ایک بالکل اور مقام رکھتا ہے ۔ ایک اور مرتبے کا کلمہ ہو جاتا ہے بہ نسبت ایک غافل آدمی کے، شہادت کے، جس کی شہادت یقین کی بناء پر نہیں بلکہ علم کی بناء پر ہوتی ہے ۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ عین الیقین کی بناء پر نہیں بلکہ علم الیقین کی بناء پر ہوتی ہے ۔ اور جب شہادت آگے بڑھ جاتی ہے تو پھر حق الیقین تک پہنچ جاتی ہے ۔ پس ایمان کے نتیجے میں یقین کا پیدا ہونا ایک لازمی امر ہے ۔ اگر ایمان سچا ہو، اگر ایمان قوی ہو اور برحق ہو تو لازماً وہ ایمان انسان کو یقین کی طرف لے کر بڑھتا ہے ۔ یہاں تک کہ مستقبل میں ہونے والے واقعات پر یقین پیدا ہو جاتا ہے ۔ وہ اور طرح کا غیب ہے ۔ مستقبل میں ہونے والے جو واقعات ہیں اُن کے اوپر یقین براہِ راست ایمان سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور ایمان کے پختہ ہونے کے نتیجے میں مستقبل بھی ایک قسم کی شہادت کے طور پر دکھائی دینے لگتا ہے ۔

یہاں جس آخرت کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ آخرت کئی معنوں میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ لیکن ایک بنیادی

سب سے اہم معنی میرے نزدیک آخِرۃ کا "آخری کامیابی" ہے

'آخری غلبہ' ہے ۔ وہ فتح جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسلام سے وابستہ ہے ۔ اور جس نے لازماً تمام دنیا پر اپنا اثر دکھانا ہے ۔ اُس فتح پر یقین کی طرف، اِس جگہ پہلی آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے ۔ اور بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔ وہ اتنے کامل الایمان لوگ ہیں کہ اُن کے ایمان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ انہیں یقین کی مختلف منازل طے کرتا چلا جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ چیزیں جو اندھیروں میں غائب ہیں، جو دُور کی باتیں ہیں، اُن پر بھی وہ کامل یقین رکھتے ہیں ۔

اب ایک اور پہلو سے جب ہم ایمان کا یقین سے موازنہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایمان تو صرف مذہبی اصطلاح ہے ۔ اور اہلِ دُنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

یقین ایک ایسی اصطلاح ہے

جو عام ہے اور مومن اور کافر اور مذہبی انسان یا غیر مذہبی انسان ہر ایک پر مشترک ہے ۔ ان سب کے درمیان قدرِ مشترک ہے ۔ ہر ایک پر برابر اطلاق پاتی ہے ۔ اور یقین، جب اس پہلو سے ہم دیکھتے ہیں تو اس کا مستقبل سے ہی تعلق ہے ۔ درحقیقت، جو قومیں اپنے مستقبل پر یقین رکھتی ہیں ۔ چونکہ عام دُنیا کی اصطلاح میں تو ایمان اُن کے لیے کوئی چیز نہیں ہے ۔ وہ جو مستقبل پہ یقین رکھتی ہیں وہ اس یقین کے سہارے زندہ رہتی ہیں ۔ اور اگر یقین اُٹھ جائے مستقبل پر، تو قومیں ہلاک ہو جایا کرتی ہیں ۔

اسی لیے جنگوں میں خصوصاً جدید ترین جنگوں میں، سب سے بڑا ہتھیار، جو دُشمن کے خلاف استعمال کیا گیا ہے، وہ مایوسی پیدا کرنا تھا ۔ ہوٹلوں میں، مختلف جگھٹوں میں، تماشہ گاہوں میں بعض ایجنٹ بیٹھ جایا کرتے تھے اور یہ باتیں کرتے تھے کہ اب تو تم لوگوں نے ہارنا ہی ہارنا ہے ۔ ایمیونیشن (AMMUNITION) ختم ہو گیا ۔ ہتھیار ختم ہو گئے ۔ خوراک ختم ہوتی چلی جا رہی ہے دُشمن کا گھیرا سخت ہو گیا ۔ دُشمن نے یہ یہ مقابل پر ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں ۔ یہ باتیں صرف کرتے تھے جو ہر شخص کر سکتا ہے ۔ اور اس کے نتیجے میں قطعی ثبوت اُن کے دُشمن کے ایجنٹ ہونے کا بھی نہیں ملتا تھا ۔ ہر کس و ناکس گھر میں ایسی باتیں کرتا ہے ۔ چنانچہ اس کے ذریعے قوم میں مایوسی پھیلا کر اُن کو شکست دینے کی جو بڑی منظم سازش کی گئی یا منصوبہ بنایا گیا ۔ جرمنی میں اس کا آغاز ہوا ۔ اور اس کا نام ففتھ کالم (FIFTH COLUMN) رکھا گیا ۔ اور نازی (NATZI) تصور کے مطابق سب سے زیادہ مضبوط ہتھیار جس سے وہ اتحادیوں پر حملہ آور تھے وہ یہی ففتھ کالم تھا ۔ پانچواں اُن کا فوجی کالم جو آگے بڑھ رہا ہے ۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ اُن کے علاقوں پر قابض ہوں، اُن کے جو دُنیاوی مادی کالم تھے وہ تو پیچھے رہ جاتے تھے ۔ یا تھوڑی دیر کے لئے ہوائی جہاز کی پرواز کے ذریعے وہاں پہنچتے تھے ۔ لیکن یہ ففتھ کالم، اندر گھس گئے اُن کے اندر بیٹھ جاتا تھا ۔ اُن کی زندگی کے ہر پہلو پر حملہ آور ہوتا تھا ۔

تو مایوسی یقین کا برعکس ہے ۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا، خواہ کسی کو مذہبی ہو یا غیر مذہبی ہو خدا کی ہستی پر ایمان لاتا ہو یا نہ لاتا ہو ۔

یقین کے بغیر قومیں زندہ نہیں رہ سکتیں

تبھی قائدِ اعظم نے پاکستان کے قیام کے وقت 'یقینِ محکم' کا نعرہ بھی دیا ۔ کہ یقین کے ساتھ تم لوگ زندہ رہو گے ۔ اپنے مستقبل پر یقین رکھنا ۔ تو بہت سی چیزیں جن کو انسان نے رفتہ رفتہ بڑے لمبے تجربوں کے بعد گزشتہ چودہ سو سال میں سیکھا، قرآن کریم نے اپنے آغاز میں ہی اُن کی طرف، نہ صرف اشارہ فرمایا بلکہ بہت کھلے طور پر اِس مضمون کو ایک مربوط رنگ میں پیش فرما دیا ۔ اور ایمان کے ساتھ ایک ایسا تعلق باندھ دیا جس کے بعد مومن بے یقین رہ ہی نہیں سکتا ۔ اگر بے یقین مومن ہے تو اس کا ایمان بھی ختم ہے ۔ کیونکہ ایمان کی علامت کے طور پر یقین کو قرار دیا گیا ہے ۔ ایمان نہیں ہے یہ ۔ لیکن ایمان کی علامت ہے ۔ پس جماعت کے لئے اس میں بہت بڑے سبق ہیں ۔

ایمان اور یقین کا ایک اور فرق یہ ہے جس کی طرف بالآخر میں اشارہ کرنا چاہتا ہوں، جس کے بعد یہ مضمون کھل جائے گا کہ ایمان اگر کسی چیز پر نہ ہو تو اُس چیز کو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ لیکن اگر کسی چیز پر یقین نہ ہو تو اُس چیز کو ضرور فرق پڑ جاتا ہے ۔ بسا اوقات فرق پڑ جاتا ہے ۔ اگر مومن کو اپنے مستقبل پر یقین نہ ہو تو اُس کے عمل پر اُس کا براہِ راست اثر پڑتا ہے اور اس عدم یقینی کے نتیجے میں اُس کو پھل نہیں ملتا ۔ اپنے خدا کے جو وعدے ہیں وہ پھر اُن کے ذریعے پورے نہیں ہوتے ۔ کسی اور کے ذریعے پورے ہوتے ہیں ۔ خدا کا وعدہ پورا ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مایوسی کا شکار ہو جائیں اُن کے ذریعے بھی خدا وعدے پورے فرمایا کرتا ہے ۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اور قومیں لے آتا ہے ۔ بہتر لوگ اُن کی جگہ پیدا کر دیتا ہے ۔ یا بعض ایسے وعدے بھی ہیں خدا کے جن کا انسانی کوششوں سے تعلق ہی نہیں ۔ وہ تو بہرحال پورے ہوں گے، جس طرح بھی ہوں ۔ مگر

یقین کا عمل سے ایک بڑا گہرا تعلق ہے ۔

اور یہ تعلق صرف مذہبی نہیں بلکہ غیر مذہبی بھی ہے ۔ یعنی خواہ مذہبی دُنیا ہو یا غیر مذہبی دُنیا ہو ۔ اگر یقین ہے تو عمل رہے گا ۔ اگر یقین اُٹھ جائے گا تو عمل ختم ہو جائے گا ۔ ایک انسان بھاگتا ہے خطرے سے ۔ اور اس اُمید پر بھاگتا ہے کہ شاید میں بچ جاؤں ۔ جہاں اس کی مایوسی یقین کی حد تک پہنچ جاتے، یعنی مایوسی پر بھی بعض دفعہ یقین ہو جاتا ہے کہ اب نجات کی کوئی شکل نہیں رہی اِن معنوں میں ۔ تو جب اُس کی مایوسی یقین بن جاتی ہے اور یہ اعلان کرتی ہے کہ اب نجات کی کوئی شکل نہیں تو پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے بھاگ کر مرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ آرام سے بیٹھوں ۔ یہیں انتظار کرتا ہوں ۔ موت نے تو آنا ہی ہے، تو آرام سے آ جائے بجائے اس کے کہ میں خواہ مخواہ جدوجہد کر رہا ہوں ۔ تو مایوسی یقین کے مقابل پر ہے اور سب سے مہلک ہتھیار ہے ۔ اِسی لئے قرآن کریم نے شیطان کا ایک نام 'مایوس' قرار دیا ہے ۔ 'اِبلیس' لفظ میں مایوسیت پائی جاتی ہے ۔ اور اس کے معنوں میں یہ بات داخل ہے ۔ چنانچہ اِبلیس کا بھی سب سے بڑا ہتھیار مایوسی پیدا کرنا ہے ۔ جب وہ مومن کے دل میں اپنے مستقبل کے بارے میں مایوسی پیدا کر دیتا ہے ۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بعد مومن زندہ نہیں رہ سکتا ۔ ایمان کی حالت میں زندہ نہیں رہ سکتا ۔ اور اُس کی ہلاکت اور مایوسی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔

ارشادِ نبوی

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ۔
سردارِ قوم کا اُن کا خدمتگذار ہوتا ہے ۔

"آپس میں محبت و ہمدردی ظاہر کرو!"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)
پیشکش: گلوب رَبَر مینوفیکچررس ۲۷ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بار بار متوجہ فرمایا ہے کہ مایوسی گناہ ہے، مایوسی کفر ہے۔ نہایت ہی خطرناک اور مہلک چیز ہے جس کے بعد انسان کی زندگی کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ تو یقین کے ساتھ جو مستقبل کا تعلق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی کوشش اور جدوجہد نہیں چھوڑتے۔ باوجود اس کے کہ بظاہر اُن کے سپرد جو کام ہے وہ اتنا مشکل ہے، دیکھنے میں ایسا ناممکن الوقوع نظر آتا ہے کہ اس کے باوجود وہ یہ سمجھتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ کام ضرور ہو کے رہے گا۔ اور چونکہ یہ یقین رکھتے ہیں اس لئے محنت نہیں چھوڑتے۔ کوشش نہیں چھوڑتے۔ اب

جماعت احمدیہ کے سامنے جو کام ہے

یہ اُن کاموں میں سے ہے جن کو جو باہر سے دیکھنے والا ہے وہ ہمارے معاملے میں پاگل پن قرار دے گا۔ آپ کو معقول سمجھتا رہے بے شک۔ لیکن آپ کے اس خیال کو پاگل پن سمجھے گا۔ وہ کہے گا کہ یہ بے وقوف ہو گیا ہے۔ کیا ہو گیا ہے اس کی عقل کو۔ اچھی بھلی باتیں کر رہا تھا اور اچانک کہنے لگ گیا ہے کہ ہم دنیا پر غالب آجائیں گے۔ انٹرویو کے دوران، مختلف قسم کے جو انٹرویو ہوتے ہیں اُن کے دوران میں نے کئی دفعہ یہ محسوس کیا ہے وہ اندر سے مجھ پر ہنس رہے ہوتے ہیں۔ میں اندر سے اُن پر ہنس رہا ہوتا ہوں۔ وہ اس لئے ہنستے ہیں اندر سے کہ شریف لوگ اکثر جو انٹرویو لینے والے ہیں وہ کوشش یہی کرتے ہیں کہ بد تہذیبی کا مظاہرہ نہ ہو۔ منہ پر نہیں ہنستے اور ہنسی کبھی آئے تو اسے ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہیں)۔ جب وہ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ غالب آجائیں گے۔ اور تمام دنیا کو فتح کر لیں گے۔ اور میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے کامل یقین ہے تو اس کا چہرہ بتا دیتا ہے سوال کرنے والے کا، اُس کی آنکھیں بتا رہی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اکیلا ہوتا تو قہقہہ مار کے ہنس پڑتا کہ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو۔ اچھی بھلی معقول باتیں کرتے کرتے اچانک پاگلوں والی باتیں شروع کر دیں۔ اور میں اس لئے دل میں مسکراتا ہوں کہ اس کو پتہ نہیں ہے کہ کیوں ہم یقین کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ ایسی ناممکن باتیں ہمیشہ سے ہوتی ہیں، چلی آئی ہیں۔ اس لئے کہ

مذہب کی ساری تاریخ گواہی دے رہی ہے

کہ ایسی ناممکن الوقوع باتیں ہمیشہ وقوع پذیر ہوتی رہیں اور جو یقینی دکھائی دیتی تھیں باتیں، وہ غیر یقینی ہو گئیں۔ یقینی چیزیں صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹا دی گئیں اور بظاہر غیر یقینی چیزیں منصۂ شہود پر اس قوت کے ساتھ اُبھری ہیں اور اس استحکام کے ساتھ قائم رہی ہیں کہ پھر ان کے مٹانے کا کوئی سوال باقی نہیں رہا۔

پس قرآن کریم نے جو آخرت پر یقین پر زور دیا ہے وہ اسی لئے دیا ہے یقین کے نتیجے میں بعض دفعہ انبیاء کو بعض دفعہ پاگل قرار دیا گیا ہے اور اپنوں کے ذریعہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بچوں سے کہا لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (سورۃ یوسف: ۹۵) (ترجمہ۔ اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے)

تو اس کا یہی مطلب تھا کہ مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم مجھے میرے منہ پر پاگل نہیں کہہ سکتے۔ لیکن تمہارا دل یہی کہہ رہا ہے اندر سے کہ اس کو تو کچھ ہو گیا ہے یہ تو پاگلوں والی باتیں کرتا ہے۔ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ خواہ تم مجھے دیوانہ سمجھو، دیوانہ قرار دو جو کچھ کہو، کہو۔ مگر مجھے کامل یقین ہے کہ یوسف آنے والا ہے۔ مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ فتح اسلام سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی محاورہ استعمال فرمایا ؎

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ، میں کرتا ہوں اس کا انتظار

بس

ہم تو ان دیوانوں کے غلام ہیں

جن کے یقین کو دنیا کا کوئی طعنہ بھی تبدیل نہیں کر سکا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے کے بعد، ہم آپ کے انتظار میں شامل ہو چکے ہیں اور اس یقین کے ساتھ شامل ہو چکے ہیں جس یقین کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے یوسف کا انتظار کر رہے تھے۔ پس جب میں کہتا ہوں کہ اگلے سال سے پیمانے بدل دو، ہزاروں کو لاکھوں میں تبدیل کر دو تو جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں میں سے بعض نے ضرور یہ سمجھا ہوگا کہ یہ تو دیوانوں کی بڑ لگتی ہے۔ اسی طرح، خواہ آپ کو مجھ سے کیسا ہی تعلق ہو اور پیار ہو آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو سوچتے ہوں گے کہ اسلام کے پیار میں، محبت میں ایسی باتیں کر رہا ہے لیکن بظاہر یہ ہونی ممکن نہیں ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ممکن ہے اور آپ کے ہاتھوں ممکن ہے۔ آپ یقین تو پیدا کریں کیونکہ یقین پیدا کئے بغیر عمل میں قوت پیدا نہیں ہوتی۔ عمل میں جان نہیں پڑتی۔ اور آخرت پر یقین ہے جو غیر ممکن چیزوں کو ممکن کر کے دکھا دیا کرتا ہے۔ کامل یقین کی ضرورت ہے۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے کہ ایک شخص کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ چیز ناممکن ہے۔ سو وہ آگے بڑھا اور اس نے وہ کر دکھائی۔ تو جن لوگوں کی ڈکشنری میں ناممکن کا لفظ ہو، وہ لوگ جن کی ڈکشنریاں 'ناممکن' سے بھری ہوتی ہیں، وہ جن چیزوں کو ناممکن دیکھ رہے ہوتے ہیں 'ناممکن' سے خالی ڈکشنریوں والے اُن کو 'ممکن' کر کے دکھاتے چلے جاتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں اور عاشقوں کے لئے

اسلام کی فتح کا جہاں تک تعلق ہے

کسی ابہام، کسی شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ لازماً یہ فتح ہوگی لیکن ہوگی یقین کے ذریعے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اور اگر آپ کا یقین کمزور ہوگا تو اس فتح کے امکانات بھی کمتر ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ ایمانیات والا معاملہ نہیں ہے کہ آپ کو ایمان ہو یا نہ ہو، خدا بہر حال قائم ہے۔ آپ کو ایمان ہو یا نہ ہو، فرشتوں کا وجود مٹ نہیں سکتا۔ اسلام کی فتح آپ کی عدم یقینی کی وجہ سے پیچھے کھسکتی چلی جائے گی۔ اس کا وجود میں آنا آپ کے یقین سے ایک براہ راست تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے کیوں اسے ہزاروں سال پیچھے ڈالتے ہیں اپنے یقین کامل بڑھائیں تو یہ فتح تیزی کے ساتھ آپ کی طرف بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ کیوں اگلی صدیوں میں اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیوں اپنے یقین کا معیار بلند کر کے اسے اس صدی میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہر احمدی ایک احمدی بنائے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں ہاں۔ سننے میں تو بہت اچھی بات ہے لیکن ہوتا نہیں۔ بس جہاں یہ ہوتا نہیں کا شیطان دل میں داخل ہوا وہیں کام ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں ارے بے حساب ہے۔ ہر آدمی کہاں بنا سکتا ہے۔ یہ خیال دل میں آنے سے ہی آپ یقین کریں کہ شیطان دل میں داخل ہو گیا ہے۔ مایوسی ہی کا نام خدا نے شیطان رکھا ہے اور شیطان کا نام مایوسی ہے اور

عمل کو ذلیل اور رسوا کرنے والا سب سے بڑا مہلک ہتھیار

مایوسی ہے۔ اس کے بعد عمل خوار ہو جاتا ہے۔ کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔ کچھ پیدا کرنے کی طاقت نہیں رہتی اس میں۔ ہر احمدی کے لئے فرض ہے کہ اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ ہاں ممکن ہے اور یقیناً ہوگا۔ اور اگر میں یہ فیصلہ کروں گا کہ میں نے بنانا ہے تو لازماً بنا سکوں گا۔ اگر یہ یقین ہی نہیں ہے تو آپ نے کرنا کیا ہے پھر دنیا میں۔ پھر ان لوگوں میں آپ کا شمار کیسے ہو سکتا ہے جن کے متعلق قرآن کی ابتدائی آیات

کہتی ہیں وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

عظیم الشان گُر دیا ہے خدا تعالیٰ نے ہمیں ترقی کا۔ ایک ایسا راز سکھا دیا ہے جو قوموں کی زندگی کا راز ہے۔ اس کو سیکھنے کے بعد کیوں اس کو استعمال نہیں کرتے۔ یہ ہے بنیادی بات جس کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اکثر اوقات تبلیغ کا اس تیزی کے ساتھ آگے نہ بڑھنا لازمی مایوسی کے نتیجے میں ہے۔ آپ جائزہ لے کے دیکھ لیں وہ لوگ جو ان باتوں کو سنتے ہیں اور ان کے دل پر اثر بھی پڑتا ہے وہ کیوں ایسا نہیں کر سکتے؟ اس لئے کہ دل میں ایک بے یقینی ہے کہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو بہت بڑی بات ہے۔ اگر ایسا ہونے لگے تو چند سالوں میں ساری دنیا پر احمدیت غالب آجائے گی۔ یہ کہانیاں ہیں۔ یہ قصے ہیں۔ یہ اچھی باتیں ہیں۔ اچھے ارادے ہیں۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ خیال ہیں جو نیک لوگوں کے دل میں نسبتاً نیکی کے روپ میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں، بد لوگوں کے دل میں تنقید کی شکل میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ہیں

ایک ہی بیماری کی مختلف شکلیں

مختلف اس کے درجات ہیں۔ کبھی یہ مہلک ہو کر ظاہر ہو رہی ہے کبھی یہ ابتدائی خارش پیدا کر رہی ہے۔ ہر منزل پر اس بیماری کو کچلیں۔ کیونکہ آپ کے عمل پر براہ راست اس کا اثر پڑتا ہے۔ ہر احمدی کو یقین کرنا چاہیئے۔ مجھے کئی خطوط ایسے ملتے ہیں جن میں مختلف رنگ میں یعنی بڑے بڑے اچھے مخلصین کی طرف سے بھی، ان باتوں پر تبصرہ ہوتا ہے اور اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کس طرح یہ بیماری بھیس بدل کر، جس طرح قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ شیطان بھیس بدل کر داخل ہوتا ہے۔ کس طرح یہ اچھے اچھے مخلصین کے دل میں بھی بھیس بدل کے داخل ہو جاتی ہے۔

ایک دوست نے لکھا کہ آپ کہتے ہیں کہ وعدہ کرو کہ سال میں ایک احمدی بناؤں گا۔ آپ بتائیں کہ انسان کے بس میں ہے کیا؟ جب تک خدا کی تقدیر نہ ہو اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو چیز خدا کے ہاتھ میں ہے اس کے متعلق میں کر لوں اور پھر جھوٹا بنوں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اصل میں وہی بے یقینی ہے۔ اگر انسان کو آخرت پر یقین ہو تو آخرت، تو خدا کی خاطر ہے۔ آپ خدا کی خاطر کام کریں اور خدا آپ کو پھل سے محروم کر دے۔

یہ وہم آپ کے دل میں کیوں پیدا ہوتا ہے

اسی کا نام مایوسی ہے۔ کامل توکّل کے نتیجے میں یہ وعدہ ہوتا ہے اور ایک مومن یقین رکھتا ہے کہ میں اس وعدے کو پورا کروں گا۔ پھر اگر نہ کر سکے تو جھوٹا اسے نہیں کہا جا سکتا۔ ان کو اس معاملے میں جھوٹ کی تعریف کا ہی علم نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے متعلق بھی فرمایا کہ انجان آدمی بیوقوف اور جاہل آدمی بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ خلافی کی ہے۔ حالانکہ یہ سنت ہے کہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کے باوجود بعض وعدے پورے ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ اس لئے کہ ان وعدوں میں مخفی شرائط ہوتی ہیں اور شرائط کے ٹلنے کی وجہ سے وعدہ ٹلتا ہے۔ اور ایسا شخص جو ایسا وعدہ کرے جس میں ظاہری یا مخفی شرائط ہوں جب وہ شرائط پوری نہ ہوں تو وعدہ ٹل جاتا ہے۔ ایسے شخص کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ تو آپ اپنے طور پہ دنیا میں ہزارہا وعدے کرتے پھرتے ہیں اپنی اولاد سے بھی اور دوسروں سے بھی۔ وہاں آپ کو جھوٹا ہونے کا کوئی خوف نہیں آتا۔ اپنے بیٹے کو کہتے ہیں کہ ہاں میں تمہارے لئے تعلیم کا انتظام کروں گا۔ میں تمہیں فلاں چیز لے کے دوں گا۔ فلاں جگہ سیر پہ لے کے جاؤں گا۔ اپنی بیویوں سے وعدے کرتے ہیں! اپنے بچوں سے وعدہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگلے سانس کا آپ کو پتہ نہیں کہ اگلے سانس میں بھی زندہ رہیں گے کہ نہیں۔ وہاں کیوں جھوٹ کا خوف نہیں آتا ہے؟ کیا خدا کی خاطر کام، بس ایک ہی چیز رہ گئی ہے جہاں سے آپ کو جھوٹا بننے کا خوف لاحق ہو جاتا ہے! اس کا جھوٹ اور سچ سے تعلق ہی کوئی نہیں ہے۔

اس کا یقین اور توکّل سے تعلق ہے

اگر یقین کا معیار آپ بلند رکھیں گے اور توکّل کا معیار بلند تر کریں گے۔ تو لازماً آپ کے وعدوں میں پختگی ہوتی چلی جائے گی اور زیادہ یقین ہوتا چلا جائے گا کہ وہ وعدہ ضرور پورا ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جھوٹا نہیں دیکھنا چاہتا جو خدا کے اوپر قسمیں کھا جاتے ہیں۔ یہی تو اس کا مطلب ہے "لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ" بعض ایسے بھی ہیں جو خدا پہ قسمیں کھا جاتے ہیں۔ اتنا کامل یقین اور اتنا کامل توکّل ہوتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان کے سر میں بظاہر خاک پڑی ہوتی ہے، بال بکھرے ہوئے اور پراگندہ حال ہوتے ہیں لیکن جب وہ خدا پر قسم کھاتے ہیں تو خدا ضرور ان کی قسموں کو پورا کر دیتا ہے۔ ان معنوں میں میں آپ سے کہتا ہوں کہ وعدے کریں خدا سے اور قسمیں کھائیں بے شک کہ خدا کی قسم ہم ایسا کر کے دکھائیں گے۔ پھر آپ چاہے پراگندہ حال ہوں، چاہے آپ کے بالوں میں خاک پڑی ہوئی ہو، تب بھی خدا تعالیٰ آپ کی قسموں کی عزت رکھے گا اور آپ کے وعدے انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے۔ لیکن خدا سے وہ سلوک تو نہ کریں جس طرح دودھ کا تالاب بھرنے والوں نے بادشاہ سے کیا تھا۔

یہ کہانی بارہا آپ نے سُنی ہوگی

لیکن ہے ہی اس لائق کہ اسے بار بار سُنا جائے کیونکہ اس میں بڑا گہرا سبق ہے اور قوموں کے عروج اور زوال سے اس کا تعلق ہے۔ قوموں کی زندگی اور موت سے اس کہانی کا تعلق ہے۔ ایک بادشاہ نے ایک دفعہ یہ فیصلہ کیا کہ پانی کا تالاب تو دنیا میں سب بنانے والے ہوتے ہیں۔ میں ایک ایسا تالاب بناؤں جسے دودھ سے بھر دوں۔ اور یہ ایک عجوبہ روزگار تالاب ہو۔ دنیا میں کبھی کسی بادشاہ کو توفیق نہیں ملی کہ ایسا تالاب بنائے جسے دودھ سے بھر دے۔ چنانچہ اس نے بڑے پیار سے، بڑی چاہت سے، بڑے اہتمام کے ساتھ ایک وسیع و عریض تالاب بنایا۔ یا یہ کہا جاتا ہے اس کہانی کے متعلق کہ بادشاہ نے تالاب بنایا تھا پانی کے لئے لیکن وزیر نے اس کو یہ مشورہ دیا کہ کتنا خوبصورت، کتنا عظیم الشان تالاب ہے تو اسے پانی سے نہ بھریں، دودھ سے بھریں۔ اس دوسری شکل میں جو کہانی بیان ہوتی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے تعجب کیا کہ دودھ سے کیسے بھر سکتا ہوں؟ اس نے کہا بالکل معمولی بات ہے۔ آپ اپنی بستی میں، اپنے شہر میں اعلان کرا دیں اور گرد و پیش میں، اس علاقے میں۔ یعنی آنے والے کل میں سب لوگ ایک ایک لوٹا دودھ اس تالاب میں ڈال دیں اور اس دن جو بچے وہی پیئیں باقی دودھ اس دن نہ پیئیں کیا فرق پڑتا ہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ کس طرح ایک ایک لوٹے سے وہ سارا تالاب بھر جائے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے اعلان کروا دیا اور سارے شہر میں اور ارد گرد کے دیہات میں جو قریب قریب تھے ان میں یہ منادی کروا دی گئی۔ ہر شخص نے یہ سوچا کہ اتنا زبردست بادشاہ کا حکم ہے یقیناً ساری رعایا دودھ کے لوٹے لے کر پہنچے گی۔ اگر

ایک میں نہ پہنچوں

تو کیا فرق پڑتا ہے ایک میرے لوٹے سے ہی تالاب میں کمی آجائے گی! چنانچہ ہر ایک نے اپنے دل میں یہ بات سوچی اور اس دن کوئی ایک شخص بھی لوٹا لے کر نہیں گیا۔ اور جب بادشاہ اپنے ساتھ اپنے کورٹیئرز (COURTIERS)

اپنے حواریوں کو لے کر پہنچا تو تالاب خالی پڑا تھا اُس میں ایک قطرہ بھی دودھ کا نہیں تھا۔ تو وہ سلوک تو اپنے خالق اور مالک سے نہ کریں جو ایک بادشاہ کی جاہل رعایا نے ایک بے حیثیت بادشاہ سے کیا تھا؛ ایک لاعلم بادشاہ سے کیا تھا۔

بادشاہ کی لاعلمی کی بناء پر اُن کو یہ جراٴت ہوئی تھی۔ لیکن

آپ کا خدا

جس کے لئے آپ نے اپنا دودھ کا لوٹا ڈالنا ہے وہ تو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اگر آپ غیب پر ایمان لاتے ہیں تو وہ علم رکھتا ہے کہ کس حد تک آپ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور کس حد تک آپ کا ایمان یقین میں تبدیل ہوا ہے۔ اُس کے حضور اپنا لوٹا پیش کریں۔ پھر دیکھیں کہ یہ سارا عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے بھر جائے گا۔ اور اس دُنیا میں دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی۔ یہی تو وہ نہریں ہیں جو آپ کو جنت میں ملنی ہیں۔ اس لئے خدا کے لئے اپنا لوٹا ڈالنا نہ بھُولیں۔ یہی وہ ایک دودھ کا لوٹا ہے جو آپ کے لئے نہروں میں تبدیل ہوجائے گا اگلی دُنیا میں۔ اور اگر ہر احمدی اس یقین کے ساتھ اپنا حصہ پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو فتح ہماری کہانیوں میں بسنے والی فتح نہیں رہے گی۔ تصورات کی دنیا کی جنت نہیں رہے گی۔ بلکہ اس حقیقی دُنیا کی فتح بن جائے گی۔ اس حقیقی دُنیا کی جنت بن جائے گی اور ساری دُنیا اس میں آپ کی طرف دیکھ رہی ہے اور آپ کا انتظار کررہی ہے۔

خطبہ ثانیہ:۔

آخر پر میں ایک بات کہنی چاہتا تھا اُس وقت ذہن سے اُتر گئی کہ

ہر شخص بھی یہ فیصلہ کرتا ہے

کہ میں نے لازماً ایک احمدی بنانا ہے۔ اگر وہ فیصلہ قلبی ہے، حقیقی ہے تو خدا تعالیٰ لئے رستے بھی اُس کو سُجھا دے گا۔ اُس کو باہر سے بتانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح بناؤ۔ وہ فوراً اپنے گرد وپیش پر نظر ڈالنا شروع کرے گا۔ کہتے ہیں "شکر خورے کو شکر مل ہی جاتی ہے۔" خدا تعالیٰ نے جس پرندے کو میٹھا کھانے والا بنا دیا ہے۔ اُس کے لئے میٹھا بھی مہیا فرماتا ہے وہ۔ آپ شکر خورہ بنیں تو سہی۔ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ آپ کو شکر بھجوانے کا انتظام فرمادے گا۔ خود سوچیں، خود غور کریں۔ جس طرح نسبی ملتا ہے جو کچھ بھی آپ کی پیش جاتی ہے اُس کے مطابق کوشش کریں اور دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان دُعاؤں کو سُنے گا اور آپ کے غیب کو حاضر میں تبدیل فرمادے گا۔"

صوبہ اڑیسہ کا تبلیغی وتربیتی دورہ

احباب جماعت ہائے صوبہ اڑیسہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مؤرخہ ۸ اپریل ۱۹۸۷ء سے مبلغین کرام کا ایک وفد تبلیغی وتربیتی دورہ شروع کررہا ہے۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل مبلغین کرام شامل ہوں گے:۔

۱۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز فاضل امیر وفد
۲۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر فاضل
۳۔ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب فاضل

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مبلغین کرام کے اس وفد سے استفادہ کریں اور پروگرام کے مطابق تبلیغی وتربیتی جلسے منعقد کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ضروری اعلان برائے مبلغین کرام:۔

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے لہٰذا آپ اپنے ۲۲

خاتم کے حقیقی معنیٰ

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب احمدی مقیم نیوجرسی۔ امریکہ

عموماً اُردو میں خاتم کے معنی مہر کے کرتے ہیں اور انگریزی میں سیل (SEAL) کے۔ چونکہ مہر کا لفظ دو قسم کی مہروں پر اطلاق پاتا ہے اسی لئے خاتم النبیین کے معنی سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ دونوں قسم کی مہروں کا علم ہو۔ ایک مہر تصویر اور نقش بنانے والی ہوتی ہے اور دوسری مہر جو تصویر تو ہوتی ہے لیکن تصویر بنا نہیں سکتی۔

انگریزی میں تصویر بنانے والی مہر کو SEAL MATRIX اور دوسری تصویر کو IMPRESSION کہتے ہیں۔ جب خاتم کے معنی نفی کے ہوتے ہیں یعنی بند یا ختم۔ تو یہ معنی تصویر سے مستنبط ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسی مہر تصویر بنا نہیں سکتی۔ یہ ضروری نہیں کہ جب خاتم کے معنی اثر حاصل ہوں اُس وقت اُس کے معنی نفی کے ہوں۔ خاتم کے نفی کے معنی اُسی وقت جائز ہوتے ہیں جب خاتم معناً مفعول ہو یعنی اثر حاصل یا تصویر۔ اور نفی کے معنی کے لئے کوئی قرینہ موجود ہو۔ کیونکہ اثر حاصل کے معنی نفی کے نہیں ہیں۔ تاویل کی جاتی ہے۔ خاتم النبیین میں خاتم کے معنی اثر حاصل کے ہرگز نہیں ہوسکتے کیونکہ اس طرح تسلیم کرنا ہوگا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انبیاء کے سبب سے وجود میں آئے۔ خاتم کے یہاں معنی انبیاء کی تصویر بنانے والے کے ہیں۔ یہ حقیقی معنی ہیں۔ تاویل کی ضرورت نہیں۔

ایک اور غلطی

علماء جب خاتم کے معنی تصویر کے کرتے ہیں تو اُن کا مقصد حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان معنی سے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نفی ہوتی ہے۔ پھر وہ یہ کرتے ہیں کہ معناً جو اسم مفعول ہے اُس کو اسم فاعل بناتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ختم یا بند کرنے والا۔ گویا غلطی ہے خاتم کو جو تا کی زبر کے ساتھ قرآن میں آیا ہے، لکھ دیا ہے اُن کے نزدیک خاتم تا کی زیر کے ساتھ ہونا چاہیئے تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے بچانے کے لئے خاتم کو تا کی زبر کے ساتھ رکھا۔ ورنہ عربی لغت میں خاتم تا کی زیر کے ساتھ بھی مہر کے ہی معنے میں۔ کیا علماء اس سے انکار کرسکتے ہیں؟ خاتم (تا کی زبر کے ساتھ) کے معنی اثر پیدا کرنے والے کے بھی ہیں۔ اور یہ بھی حقیقی معنی ہیں۔ حقیقی معنی کو مجازی معنی پر ترجیح حاصل ہے۔

مودودی صاحب بھی تسلیم کرتے تھے کہ مہر دو قسم کی ہے۔ آپ اپنے رسالہ ختم نبوت کے صفحہ ۱۱ پر تحریر کرتے ہیں:۔

"عربی لغت اور محاورہ کی رُو سے خاتم کے معنی ڈاکخانہ کی مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کیا جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکلے اور نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے۔"

مودودی صاحب نے خاتم کے دو معنی کا ذکر کیا ہے وہ درست بھی ہے لیکن جو اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ غلط ہے۔ نیز مودودی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی مہر سمجھتے ہیں جو لفافہ پر تصویر یا نقش پیدا ہوتا ہے۔ جو اصل مہر کے ثبت کرنے سے وجود میں آتا ہے۔ اس طرح سے اصل مہر انبیاء قرار پاتے ہیں۔ خاتم کے معنی جب نفی کے ہوں تو ضروری ہے کہ وہ اسم مفعول کے معنی میں ہو۔ چونکہ خاتم الانبیاء میں خاتم اثر حاصل کے معنی میں نہیں ہے لہٰذا خاتم کے معنی ختم اور بند کے نہیں ہوسکتے۔

بل ہائے سائر اخراجات وسفر خرچ ۱۵ اپریل تک نظارت دعوۃ وتبلیغ میں ارسال کردیں۔ تاخیر سے ملنے والے بل موجودہ بجٹ میں نہیں پڑ سکیں گے اسلئے تاکیداً تحریر ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

قسط چہارم (آخری)

اسلام اور امنِ عالم

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۶ء

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض دُنیا میں امن و صلح کا قیام ہے

(د) ـ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی سے مرعوب اور فلسفہ و حکمت کے اسلام پر خطرناک حملوں کو دیکھ کر قدرے مایوس اور نا اُمید مسلمانوں کو ہمت و حوصلہ دلاتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا:-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت میں اپنی ظاہری قوت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دُشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائیگا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کتنے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ مَیں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں بھی ظاہر کرے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اُس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور مَیں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اُس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۱-۲۵۲)

نیز فرمایا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

———

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار
اپنی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خوار

نیز فرمایا:-

"اس زمانہ کا حصنِ حصین مَیں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے، وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔"

(فتح اسلام صفحہ ۵۱ و ۵۲)

ایک حرفِ انتباہ
از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ

حضرات کرام! اب مَیں اپنی تقریر کے آخر میں اپنی تقریر کے آغاز کی طرف لے جانا چاہتا ہوں۔ اس زمانہ میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں جو خوفناک اور تباہ کن اسلحہ اور نیوکلیائی بم تیار ہو رہے ہیں جن کے نتیجہ میں تیسری جنگِ عظیم کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور جس جنگ کو ٹالنے کے لئے خالی مذاکرات ترقی یافتہ ممالک کی طرف سے ہو رہے ہیں، یہ جنگ ضرور ہوگی۔ یہ نیوکلیائی بم ضرور چھوٹیں گے۔ امنِ عالم برباد ہوگا اور دُنیا خوفناک تباہی کا منہ ضرور دیکھے گی۔ چنانچہ قریباً اٹھارہ سال قبل لنڈن میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترقی یافتہ ممالک کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ اُن کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ اُن کی تہذیب و ثقافت برباد اور اُن کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔ رُوس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کے لئے شیخیاں بگھار رہی ہے وہ قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی۔ اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔ شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اُس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔ پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سُرعت کے ساتھ اسلام ساری دُنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام کو قبول کریں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ صفحہ ۹-۱۰)

حرفِ آخر

جماعتِ احمدیہ جو صحیح اور سچے اور زندہ مذہب، اسلام کی علمبردار ہے اور اس امن کے پیغام 'LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE' "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں دنیا میں پھیلا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مساعی اور کوششوں کے نتیجے میں لوگوں کے دلوں اور اندازِ نظر و فکر میں نیک تبدیلی آ رہی ہے ——

اس جماعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو بشارت دی کہ وہ دُنیا کے اکناف میں پھیلے گی اور برکت پر برکت پائے گی اور نتیجہ واضح ہے کہ یہ جماعت جہاں بھی اسلام کے امن بخش پیغام کو لے کر جائے گی وہاں انشاء اللہ امن قائم ہوگا۔ لوگوں میں محبت اور اخوت کے جذبات پیدا ہوں گے اور رواداری کے جذبات پیدا ہو کر باہمی امن و صلح اور اتحاد و اتفاق قائم ہوگا۔

غرض آج جماعتِ احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو اسلام کی امن بخش تعلیمات کو دُنیا میں پھیلاتے ہوئے پیشوایانِ مذاہب۔ زندہ باد انسانیّت ـ زندہ باد اور امنِ عالم —— زندہ باد کے حقیقی اور عارفانہ نعرے بلند کر رہی ہے اور نہ صرف قولی طور پر بلکہ عملی نمونوں کے ساتھ اس کا ثبوت بھی دے رہی ہے (ختم شد)

یادِ رفتگان

اخویم محترم مختار احمد صاحب ہاشمی کا انتقالِ پُرملال

از مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش نائب ناظر بیت المال خرچ قادیان

اخویم مختار احمد صاحب ہاشمی کے انتقالِ پُرملال کی خبر سے یہ عاجز بہت دلگیر ہوا۔ کچھ عرصہ قبل جب ان پر فالج کے دوبارہ حملہ کی اطلاع ملی تو خاکسار نے ان سے ملاقات کا ارادہ کیا لیکن ویزا کی پابندیوں کی وجہ سے اپنے بھائی کی ملاقات سے محروم رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحوم کے مختصر حالات ماہنامہ انصار اللہ ربوہ بابت فروری ۱۹۸۷ء میں شائع ہو گئے ہیں ان پر کچھ اضافہ کرکے قارئینِ بدر کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کر رہا ہوں۔

تقسیم ملک سے قبل ہمارا خاندان ماہل پور ضلع ہوشیارپور میں آباد تھا ہمارے آباؤ اجداد کا جو شجرہ میرے پاس ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مورثِ اعلیٰ سید سلطان صاحب قریباً تین سو سال قبل مغلیہ حکومت کے زمانہ میں دہلی سے ماہل پور پہنچے اور مغل بادشاہ نے ہمارے مورثِ اعلیٰ کو اس علاقہ کا قاضی مقرر کیا تھا اور ان کو جاگیر بھی دی گئی اس جاگیر میں والد صاحب مرحوم کو حصہ ملا تھا اور آپ ملونڈی ملحقہ ماہل پور کے نمبردار بھی تھے۔ والد صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گورداسپور میں ۱۹۰۵ء میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا اور وہیں بیعت کرکے واپس آئے حضور سے واپسی کی اجازت پر، حضورؑ نے فرمایا۔ بار بار قادیان آؤ۔ والد صاحب موصوف نے واپس ماہل پور پہنچ کر نماز مغرب کے بعد حاضر احباب کو بتایا کہ میرا راستہ آپ سے الگ ہو گیا ہے۔ مَیں نے مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بیعت کر لی ہے۔ والد صاحب کی نیکی کا ایک خاص اثر تھا جس کی بناء پر پہلے ہی دن ۲۵/۳۰ احباب نے بیعت پر رضامندی ظاہر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کے خطوط لکھ دیئے۔ اس طرح خدا کے فضل سے ہمارے گاؤں میں جماعت قائم ہو گئی۔ والد صاحب کی پہلی اہلیہ (ہماری بڑی والدہ) فوت ہو گئی تھیں اور بیعت کے بعد والد صاحب اکثر قادیان اور لدھیانہ حضور اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اسی بناء پر والد صاحب نے دوسری شادی حضرت مولوی عبد القادر صاحب لدھیانوی (یکے از ۳۱۳ صحابہ) کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ عصمت بیگم صحابیہ سے کی۔ حضرت مولوی عبد القادر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضورؑ نے اپنے رہائشی مکان سے ملحقہ حصہ ان کو رہائش کے لئے دیدیا۔ اسی بناء پر والدہ صاحبہ حضور علیہ السلام کی شفقتوں کا ذکر اکثر کیا کرتی تھیں۔

ہمارے والد صاحب اور والدہ محترمہ دونوں بفضلہ تعالیٰ صحابی اور موصی تھے۔ والد صاحب اکتوبر ۱۹۲۶ء میں قادیان میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ میں دفن ہیں اور والدہ محترمہ ربوہ میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

ہم کل ۹ بھائی بہن تھے چار بھائی اور پانچ بہنیں۔ سب سے بڑے بھائی مکرم سید محمد منیر صاحب ہاشمی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائر ہو کر ۱۹۸۶ء میں وفات پا گئے ان کے بعد مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی مرحوم تھے۔ تیسرے نمبر پر مکرم افتخار احمد صاحب ہاشمی گورنمنٹ پاکستان میں سیکشن آفیسر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور چوتھے نمبر پر خاکسار ممتاز احمد ہاشمی بطور درویش قادیان میں رہائش پذیر ہے۔ بہنوں میں سب سے بڑی بہن غلام فاطمہ صاحبہ لدھیانہ میں شادی ہو کر گئی تھیں۔ دارالبیعت لدھیانہ سے ملحق ان کا مکان تھا، تقسیم ملک کے بعد وفات پا گئیں۔ باقی چار بہنیں بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ جن کے نام علی الترتیب اس طرح ہیں۔ کشور سلطانہ صاحبہ لاہور۔ سرور سلطانہ صاحبہ گجرات۔ منور سلطانہ صاحبہ اور زاہد سلطانہ صاحبہ ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔

برادرم مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی مرحوم، ۱۹۱۶ء میں ماہل پور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۲ء میں وہیں سے میٹرک پاس کرکے چند ماہ محترم چچا جان کے پاس ضلع جھنگ میں رہے سرکاری ملازمت کی طرف رجحان نہیں تھا۔ وہاں سے قادیان آکر چند سال مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ غالباً ساتویں جماعت کا امتحان دینے کے بعد ۱۹۴۰ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں آ گئے اور اسی عرصہ میں ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ شروع میں پراویڈنٹ فنڈ کے شعبہ سے وابستہ رہے اور اس کے بعد نظارت بیت المال میں منتقل ہوئے جہاں پر آپ کو لمبا عرصہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ چیف انسپکٹر کے عہدے پر پہنچنے کے بعد کچھ عرصہ نائب افسر کے طور پر پراویڈنٹ کے شعبہ میں کام کیا۔ اور پھر نظارت خدمتِ درویشان میں آ گئے۔ یہاں آپ کو خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ اکابر کے ساتھ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس عرصہ میں آپ نے جن بزرگان کے ماتحت اہم خدمات سرانجام دیں، اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ان سب بزرگوں نے آپ کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی ملازمت کا قریباً سارا ہی عرصہ بالعموم نظارت خدمتِ درویشان میں بالخصوص غیر معمولی محنت اور ذمہ داری کے ساتھ گزارا۔ دفتر میں عین وقت پر آتے اور دفتر کا وقت ختم ہونے کے بعد ½۱۱ بجے رات تک کام کرتے رہتے۔ بعض دن ایسے بھی آئے کہ آپ ساری ساری رات اپنے دفتر میں بیٹھے کام کرتے رہے۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ قادیان جو اس وقت ناظر بیت المال تھے، کی درخواست پر صدر انجمن کی اجازت سے محترم ہاشمی صاحب مرحوم نے کئی ماہ تک بیت المال قادیان میں کام کیا اور اپنے لمبے تجربے کی بناء پر بہت سی مفید اصلاحات کیں جو اب تک جاری ہیں۔

درویشانِ قادیان کا بھی ان کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا: ان کی بیماری کے بعد ایک کمی محسوس کرتے تھے جس کا ذکر میرے پاس تعزیت کیلئے آنے والے احباب نے کیا۔

آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی کہ آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے اُصول و قواعد پر گہرا عبور تھا۔ آپ کے پاس قواعد کی کتاب ہمیشہ سب سے زیادہ مکمل رہتی۔ چنانچہ جب قواعد کی کتاب نئے سرے سے ۱۹۶۶ء میں مرتب ہوئی تو اس میں آپ نے بھی حصہ لیا۔ طوعی طور پر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں لمبا عرصہ بیدار کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ سیدہ ساجدہ بیگم صاحبہ اور تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ عزیز دلدار احمد ہاشمی کارکن نظارت اصلاح وارشاد۔ عزیز گلزار احمد ہاشمی کارکن دفتر الفضل۔ عزیز اقتدار احمد اسد ہاشمی اسلام آباد۔ عزیزہ امۃ العزیز شاہدہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد ہاشمی فیصل آباد۔ اور عزیزہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم سید ارشد احمد صاحب۔ آپ کی پہلی بیوی سیدہ فہمیدہ بیگم صاحبہ تقسیم ملک کے بعد لاہور میں وفات پا گئی تھیں۔

مرحوم نے ۴۲ سال نہایت اخلاص کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کی خدمات انجام دیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ۹؍فروری کو ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمتِ درویشان نے دُعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے بھائی صاحب مرحوم کو اپنی رحمت سے نوازے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور آپ کے نیک نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

شکریہ احباب اور درخواستِ دُعا

میری اہلیہ امینہ بی بی صاحبہ کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط مجھ سے اور بیرون ملک مقیم میرے بیٹوں عزیزان رشید احمد صابر واشنگٹن۔ منور احمد سعید اور کریم احمد طاہر مقیم لیبیا سے جس رنگ میں ہمدردی اور تعزیت فرمائی اس کے لئے میں اور میرے بچے ان کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر بخشے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ خاکسار: روشن دین رفیق گوبازار قادیان

تقاریب شادی و رخصتانہ

① ـــ مؤرخہ ۷/۲/۸۷ کو مکرم حفیظ احمد صاحب گجراتی ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی شادی کی تقریب پر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائم مقام امیر مقامی نے دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ مؤرخہ ۸/۲/۸۷ کو بارات شیموگہ روانہ ہوئی جہاں ۱۲/۲/۸۷ کو مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم سید عبدالقادر صاحب مرحوم کے رخصتانہ پر مکرم جعفر صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کرائی۔ مؤرخہ ۱۵/۲/۸۷ کو بارات شیموگہ سے روانہ ہوکر ۱۸/۲/۸۷ کو واپس قادیان پہنچی ـــ مؤرخہ ۲۱/۲/۸۷ کو مکرم ولی محمد صاحب گجراتی نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر پانچ صد سے زائد مرد و زن کو مدعو کیا۔

② ـــ مؤرخہ ۹/۲/۸۷ کو مکرم عبدالباسط صاحب قمر ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے مکان پر گئی جہاں ان کی بیٹی عزیزہ سعیدہ بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ پر تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم قائم مقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی ـــــ مؤرخہ ۱۱/۲/۸۷ کو مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کر کے اڑھائی صد مرد و زن کو مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر موصوف نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کیے ہیں جزاہ اللہ۔

③ ـــ مؤرخہ ۲۰/۳/۸۷ کو خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم نورالدین صاحب چوہدری مغربی جرمنی ابن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم کی تقریب شادی پر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائم مقام امیر مقامی نے دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ بارات مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کے مکان پر گئی جہاں مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالقدیر صاحب گنائی آف کبیرواہ کے رخصتانہ کی تقریب پر تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم قائم مقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی ـــــ مؤرخہ ۲۲/۳/۸۷ کو عزیزم نورالدین صاحب چوہدری کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کر کے تقریباً پانچ صد مرد و زن کو مدعو کیا گیا۔ خاکسار: جلال الدین نیّر جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

o ـ قارئین بدر سے ہر سہ رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ واضح رہے کہ ان کے نکاحوں کے اعلان قبل ازیں ہو چکے تھے (ادارہ)

یوم والدین

جملہ قائدین کرام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لائحہ عمل کے مطابق اطفال الاحمدیہ کی طرف سے "یوم والدین" پہلی ششماہی میں منایا جانا چاہیئے۔ اس لئے درخواست ہے کہ ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں جلسہ یوم والدین منعقد کر کے رپورٹ دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شذرہ

انجمن اسلام بمبئی کا جشن صد سالہ

مرسلہ: مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ جموں

پندرہ روزہ "افکار ملّی" دہلی یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارے میں ایک اسلامی ادارے کے صد سالہ جشن کے بارے میں رقمطراز ہے:۔

"انجمن اسلام کے ارباب اقتدار کا یہ فیصلہ کہ صد سالہ تقریبات کے کلچرل پروگرام میں عورتوں کا اسٹیج پر ناچ ہوگا، شہر میں عام گفتگو کا موضوع بن گیا تھا۔ عوام کو حیرت تھی کہ ایک ملّی اور اسلامی ادارہ میں محض چند لاکھ روپیوں کے لئے شریعت کے حدود کو پامال کرتے ہوئے عورتوں کا رقص کیا معنی رکھتا ہے۔" (صفحہ ۳۰)

آپ حیران ہوں گے کہ ایک اسلامی ادارہ اور وہ بھی مغربی مسلمانوں کا، جس کے تحت بمبئی اور نواح میں کئی سکول اور کالج کئی مقامات پر چلتے ہیں۔ اس کی صد سالہ تقریبات منائی جا رہی تھیں۔ یہ پروگرام اس سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ انجمن حمایت اسلام کا یہ پروگرام کس طرح شروع ہوئے عالم اسلام کے کس مقتدر اور مشہور قاری نے تلاوت کی، اس بارے میں "افکار" دہلی کے مضمون نگار غلام عارف صاحب تحریر کرتے ہیں:

"پروگرام اعلان شدہ وقت کے مطابق لتا منگیشکر کے بھجن "اللہ تیرا نام ایشور تیرا نام" سے شروع ہوا جس کے بعد استاد عبدالحمید جعفر خان کا ستار واد ہوا۔ مشہور ڈانسر روشن کماری کے ڈانس کے بعد تقریر کا آغاز ہوا۔

اس پروگرام کی سرپرستی صدر انجمن ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کر رہے تھے۔ ان کے پاس جب ایک وفد صد سالہ جشن کے پروگرام میں رقص کے حصہ کو ختم کرنے کے لئے گیا۔ تو موصوف نے وفد سے کہا کہ "ہمیں ۳۰ لاکھ فراہم کیجئے ہم پروگرام منسوخ کر دیں گے۔" وفد میں شامل طلباء نے جواب دیا کہ کل اگر آپ کو اس طرح کے پروگرام سے بھی آمدنہ ہوئی تو کیا آپ کیبرے ڈانس اور طوائفوں کے ناچ کا اہتمام بھی کریں گے۔"

ڈاکٹر صاحب موصوف سے نا امید ہو کر طلباء نے علمائے کرام سے رجوع کیا اور اس پروگرام کی شرعی حیثیت کے بارے میں پوچھا۔ بعض نے کہا۔ "پروگرام منکرہ ہے۔" بعض نے کہا۔ "انجمن اسلام میں یزیدیت کو دہرایا جا رہا ہے" بعض نے کہا حرام کی کمائی سے ثواب کے کام نہیں ہوتے۔"

جب اس کے باوجود بھی انجمن کے ارباب حل و عقد نے اپنا فیصلہ واپس نہ لیا تو طلباء "منکر" کے خلاف خاموش احتجاج کرنے کے لئے بیلے کارڈ لے کر شان مکھانند ہال کے سامنے پہنچ گئے جہاں پولیس نے ان سے احتجاج کا حق بھی چھین لیا۔ کیونکہ پروگرام میں صوبہ اور مرکز کے وزراء شرکت کر رہے تھے۔ نتیجۃً "ہال کے باہر قوم کے غیور بیٹے "منکر" کے خلاف خاموش احتجاج کر رہے تھے اور اندر ہال میں انجمن کے ارباب اقتدار رقص و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔" (صفحہ ۳۱)

بہرحال انجمن حمایت اسلام کا یہ صد سالہ جشن روپیہ کمانے میں کامیاب رہا۔ لیکن عوام کی تفریح فراہم کرنے میں ناکام رہا۔ کیونکہ کلیان جی آنند جی کے آرکسٹرا نے جب اپنا پروگرام شروع کیا تو حمد عزیہ کے دو گانے ہی ہوئے تھے کہ دلیپ کمار نے اعلان کیا کہ پولیس نے ہال میں بم رکھے جانے کی اطلاع دی ہے۔ اعلان سنتے ہی چند منٹوں میں ہزار ہزار روپے کے ٹکٹ خرید کر آنے والے رنگین طبع شائقین بحسرت و یاس اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

یہ تھی عالم اسلام کے ملّی ادارے کے صد سالہ جشن کے پروگرام کی تفصیل۔

ایسے ہی مسلمانوں کے لئے علامہ اقبال نے کہا ہے۔ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یہ ہیں وہ پروگرام جو اسلامی اداروں کی طرف سے اسلام کے احیاء اور خدمت دین کے لئے کئے جاتے ہیں اور جس پر فخر کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس جب ہم جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن جوبلی کے منصوبے کو دیکھتے ہیں اور اس کے خالصۃً دینی اور تعمیری پروگراموں پر نظر کرتے ہیں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر سے لبریز ہو کر اس کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہے۔ کہ اے خدا تیرے ہی یہ شان ہے! تو نے ہم پر فضل فرمایا کہ ہم کو مسیح وقت کی شناخت کر کے حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور ایسے افعال شنیعہ سے محفوظ رہنے کی توفیق بخشی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان (بقیہ صفحہ اوّل)

درمیان حائل ہو کر میرے عذاب سے اُس کو بچا نہ سکتا۔ فرمایا۔ یہ قرآنی آیت اصولی لحاظ سے کسی بھی زمانے میں اور کسی بھی علاقے میں کسی نبی کی صداقت کا ثبوت ہونا چاہیئے کیونکہ آخر نبوّت کیا ہے اور ایک نبی کا دعویٰ کیا ہوتا ہے۔ جب کوئی نبی دُنیا میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُس کو خاص احکامات دے کر بنی نوع انسان کی طرف بھجوایا ہے۔ اُس کے اس دعویٰ کی تصدیق کسی اور کی گواہی سے نہیں ہو سکتی کیونکہ کوئی دوسرا اس میں ملوث نہیں ہوتا۔ یہ سارا معاملہ اللہ تعالےٰ اور اس دعویدار کے درمیان ہوتا ہے۔ اور باقی تمام دُنیا اس کی تحقیق کر کے اس کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جسے بروئے کار لا کر وہ اللہ تعالےٰ اور اس دعویدار کے مابین ہوئے ہوئے معاملے کا پتہ لگا سکیں۔ اب اگر اس دعویدار کے ردّ عمل میں اللہ تعالےٰ کے نیک فطرت بندوں کا ایک گروہ یہ سمجھ کر مان لے گا کہ اگر یہ سچا ہُوا اور ہم نے اُس کو نہ مانا تو اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہوں گے تو ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ تو صرف اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ اُس نے اس شخص کو نبی نہیں بنایا اور وہ شخص اپنی باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اس کے سادہ لوح بندوں کو دھوکا دے رہا ہے۔ کیونکہ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے وہ حقیقت سے بے خبر ہیں اور وہ اس شخص کے احکامات کو اللہ تعالےٰ کے احکامات سمجھ کر قبول کر رہے ہیں۔ اب ان حالات میں اگر اللہ تعالےٰ کی ذات خاموش رہے اور اس شخص کے جھوٹ کی اس کو کوئی سزا نہ دے تو دُنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا کیونکہ ہر کس و ناکس اپنے احکامات کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر کے جو چاہتا کروا لیتا اور اس کی پوری ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر آتی کیونکہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی صحیح حقیقت سے باخبر تھی لیکن اس کے باوجود اس نے کچھ نہیں کیا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دیتا بلکہ ایسے جھوٹے شخص کو سخت سزا دیتا ہوں اور

قرآن کریم میں اس اصول کو بیان فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن خود بنا لیا ہے لیکن جو بات تمہیں سمجھ نہیں آتی وہ یہ ہے کہ اگر محمدؐ نے ایک لفظ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہوتا تو اللہ پر یہ فرض ہو جاتا کہ وہ اس جھوٹ بولنے والے شخص کو سزا دے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی کو اتنا بڑا جھوٹ اپنی طرف منسوب کرتے دیکھے اور خاموش رہے۔ یہ اُس کی شان اور سنت کے خلاف ہے۔ حضور نے بچیوں کو مثال دیتے ہوئے اور سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ فرض کریں آپ اس ہال میں جمع ہیں تو کوئی شخص آپ کو اگر میرا پیغام دے کہ اس ہال کو فوراً خالی کر دیا جائے اور آپ لوگوں کے پاس کوئی ذریعہ یہ معلوم کرنے کا نہ ہو کہ مَیں نے حکم دیا ہے یا نہیں تو آپ لوگ یہ سوچ کر کہ اگر ہم نے خلیفۂ وقت کے حکم پر فوری طور پر عمل نہ کیا تو نافرمانی ہوگی ہال کو خالی کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اب اگر مَیں نے ایسا حکم نہیں دیا اور مَیں دروازے سے باہر کھڑا اس شخص کو جھوٹ بولتے سُن رہا ہوں اور خاموش رہتا ہوں اور نہ تو اُس کی تردید کرتا ہوں اور نہ ہی اُس کو سزا دیتا ہوں تو اس غلط بات کے نتیجے میں جو بدانتظامی ہوگی اُس کا مَیں خود ذمہ دار ہوں گا۔ آپ لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ اسی طرح جبکہ اللہ تعالےٰ کی ذات جھوٹے نبی کو سزا دینے کی پوری قدرت رکھتی ہے اور چونکہ وہ ہر بات سے باخبر بھی ہوتا ہے اس لئے اُس کی یہ سنّت ہے کہ وہ جھوٹے دعویدار کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا اور اُس کو نہایت عبرتناک سزا دیتا ہے۔

دُنیا کی کوئی طاقت اُس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ اسکے برعکس سچّے نبی کی پہچان یہ ہے کہ دُنیا کی شدید ترین مخالفت کے باوجود اللہ تعالےٰ اُس کو کامیاب و کامران ہونے کی خوشخبری دے رہا ہوتا ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت اپنی کوشش کے باوجود بھی اُس کے مشن کو نیست و نابود نہیں کر سکتی بلکہ اُس کو تباہ کرنے کا عزم لے کر اُٹھنے والے خود تباہ ہو جاتے ہیں اور یہی ایک بنیادی فرق جھوٹے اور سچے نبی میں ہوتا ہے۔

س: کافر کس کو کہتے ہیں؟

ج: فرمایا۔ کسی بھی دعویدار کا انکار کرنے والے اس دعویدار کے کافر جانے جاتے ہیں۔ مثلاً یہود کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تو ایمان رکھتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر ہیں حضرت عیسیٰؑ کے دعوے کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تمام انبیاءؑ پر وہ ایمان لاتے ہیں لہٰذا ان کو ان انبیاءؑ کا کافر نہیں کہا جائیگا۔ اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاءؑ کو مانتے ہیں لیکن آنحضرتؐ کے وقت وہ نبوّت سے اسی طرح رشتہ ختم کر لیتے ہیں جس طرح یہود نے حضرت عیسیٰؑ کو نہ مان کر نبوّت سے قطع تعلق کر لیا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو لوگ انبیاء کرام کے درمیان فرق کرتے ہیں یعنی کسی کو مانتے اور کسی کا انکار کر دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان سے رشتہ ختم کر لیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی نظر میں وہ کافر بن جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ انسانوں کو یہ حق نہیں دیتا کہ اُس کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام میں سے جس کو چاہیں قبول کر لیں اور جس کو چاہیں ردّ کر دیں۔ اس لئے یہود و عیسائی اگرچہ آنحضرتؐ سے پہلے بعض انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اُن کے کافر نہیں لیکن قرآن کریم کے مطابق کسی ایک نبی کا انکار اُن کو اس نبی کا کافر بنا دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی وہ کافر ہی ہوتا ہے۔

فرمایا۔ غیر احمدی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے وہ غیر مسلم نہیں ہو سکتے۔ ہم اُن سے مسلمان ہونے کا حق نہیں چھین سکتے لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لا کر مسیح محمدیؐ کے کافر بن جاتے ہیں۔ ان کو اسی بات پر فخر ہے کہ وہ مسیح موعودؑ پر ایمان نہیں لاتے۔ اس لئے ہم اُن کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہیں کرتے جس کا دعویٰ وہ خود نہیں کرتے۔ اس کے برعکس وہ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں۔ حالانکہ ہم نہ صرف گذشتہ انبیاءؑ پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ ایک زائد نبی پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم حضرت محمد مصطفےٰؐ کے انکاری نہیں ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں کسی حساب سے غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ جب تک جب تک تم کسی نبی کا انکار نہ کرو کافر نہیں کہلا سکتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم ایک جھوٹے نبی (نعوذ باللہ) پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ زائد ایمان ایک ایسا ایمان ہے جس سے پہلے انبیاء کرامؑ پر ایمان ہرگز متاثر نہیں ہوتا۔

(مجلس عرفان مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اگست ۸۶ء بر موقعہ احمدیہ سمر سکول برائے ناصرات منعقدہ اسلام آباد۔ یو۔کے)

- - - - - - - -

تبدیل نام

خاکسار کا نام پہلے شکیلہ پروین تھا۔ شادی کے بعد شکیلہ نصیر نام رکھ لیا ہے۔ آئندہ شکیلہ نصیر کے نام سے احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ میرا پتہ درج ذیل ہے۔

خاکسار
شکیلہ نصیر اہلیہ نصیر الدین خان
محلہ احمدیہ قادیان

درخواست دُعا

مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب ماندوجن کشمیر اپنی بیٹی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا کی کامل و عاجل شفا یابی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

ہ ــــ مکرم مبارک احمد صاحب دانی پورہ مدھیہ پردیش سے اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

سسرلونیا گاؤں میں

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا تیرھواں کامیاب سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ مکرم سید شاہد احمد صاحب منتظم شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع اڑیسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اڑیسہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۴ اور ۱۵ ماہ تبلیغ (فروری) سسرلونیا گاؤں میں منعقد ہو کر نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

حسب پروگرام مورخہ ۱۴/۲/۸۷ کو سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس ٹھیک ۱/۲ ۸ بجے زیر صدارت محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن مجید سے آغاز پذیر ہوا۔ لوائے مجلس لہرانے کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔ اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف سورو نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب معتمد علاقائی نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے پیغامات کا اڑیہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد محترم سید کریم بخش صاحب صدر جماعت و چیئرمین اجتماع کمیٹی نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیے۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد شمس الحق صاحب قائد علاقائی نے خطاب کیا۔ بعدہٗ محترم صدر مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے نوجوانوں کو تربیتی اور تبلیغی امور کے ضمن میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۱۵/۲/۸۷ کو سہ پہر کے بعد اجتماع کا آخری اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن حکیم سے شروع ہوا۔ مکرم محمود خان صاحب آف بھوبنیشور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تربیتی امور پر خطاب فرمایا۔ مکرم روشن خان صاحب آف کیرنگ نے اڑیہ زبان میں ایک نظم پڑھی اور مکرم ڈاکٹر محمد شمس الحق صاحب قائد علاقائی نے صوبہ کی مجالس کی تبلیغی اور تربیتی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں محترم صدر صاحب اور مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے تمام احباب و بزرگان کا اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے ساتھ اختتامی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم قائد صاحب علاقائی اور ان کے معتمد نیز مکرم عبد القادر خان صاحب کے انتظام کے تحت خدام و اطفال کے درج ذیل علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے:۔

حسن قرأت۔ تقاریر۔ فی البدیہہ تقاریر۔ خوش الحانی۔ پرچہ ذہانت۔ نشانہ غلیل۔ سلو سائیکل۔ ریلے۔ مشاہدہ و معائنہ اور مضمون نویسی۔

علمی مقابلہ جات میں مکرم سید غلام ابراہیم صاحب۔ مکرم مولوی سید غلام الدین احمد قادری صاحب۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب۔ مکرم سید فضل احمد صاحب۔ مکرم سید محمد سرور صاحب۔ مکرم سید عبد القیوم صاحب۔ مکرم سید مذکر الدین صاحب۔ مکرم عبد القادر خان صاحب۔ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ایم اے۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب۔ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔ اور مکرم غلام احمد ربانی صاحب نے صدارت اور ججمنٹ کے فرائض سرانجام دیئے۔

امسال بفضلہ تعالیٰ صوبہ اڑیسہ کی جن ۱۸ مجالس کے خدام و اطفال شریک اجتماع ہوئے ان کے نام یہ ہیں:۔

کٹک۔ بھوبنیشور۔ سونگڑہ۔ کیندراپاڑہ۔ پاراد یپ۔ کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ پینکال۔ بھدرک۔ سورو۔ کوراپٹ۔ تالبر کوٹ۔ تارا کوٹ۔ ڈھینکانال۔ گوڑا۔ وغیرہ۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۴/۲/۸۷ کو رات نو بجے اجتماع گاہ میں زیر صدارت مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ۔ مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا گیا۔ اور تبلیغی و تربیتی امور پر غور کیا گیا۔

دوران اجتماع پروگرام کے مطابق دونوں دن پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی نیز بعد از نماز فجر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید اور مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے درس بھی دیا۔

صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کی طرف سے اس موقعہ پر دو تبلیغی جلسے بھی منعقد کیے گئے۔ مورخہ ۱۳/۲/۸۷ کو بعد نماز مغرب "جلسہ سیرۃ النبی صلعم" زیر صدارت محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم عبد الجلیل خان صاحب معلم وقف جدید سسرلونیا گاؤں کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوا۔ مکرم عبد الحکیم خان صاحب آف سونگڑہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے "حضور اکرم صلعم بحیثیت داعی الی اللہ" کے عنوان پر مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ بھدرک نے "آنحضرت صلعم کا غیروں سے سلوک" کے موضوع پر مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ننگلی نے "آنحضرت صلعم کا مقام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات سے" کے عنوان پر اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "سیرت آنحضرت صلعم اور جماعت احمدیہ" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح ۱۴/۲/۸۷ کی رات کو بھی ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت محترم ایڈیشنل ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ ورنگل کی تلاوت اور مکرم روشن خان صاحب آف کیرنگ کی نظم سے شروع ہوا جس میں ... ایک نو مسلم احمدی دوست مکرم تراب علی نہاتی صاحب نے اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کی۔ ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

اجتماع اور تبلیغی جلسوں کو کامیاب بنانے میں مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی اڑیسہ، مکرم ڈاکٹر محمد شمس الحق صاحب قائد علاقائی، مکرم عبد القادر خان صاحب آف ڈھینکا گوڑا، مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب معتمد علاقائی۔ عزیز سید انوار احمد صاحب۔ مکرم سید کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ سسرلونیا گاؤں، مکرم محمد شفیق صاحب کیرنگی مقیم کٹک، غلام ذوالفقار جماعت احمدیہ سونگڑہ اور جماعت احمدیہ کیرنگ نے خصوصی تعاون دیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

مورخہ ۱۵/۲/۸۷ کو مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور جماعت احمدیہ بھدرک کے تعاون سے ویڈیو فلم دکھائی گئی۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی سفر مغربی افریقہ۔ "مسجد احمدیہ بشارت سپین" کی افتتاحی تقریب۔ اور محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کی مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے اس اجتماع اور تبلیغی پروگرام کے دور رس نتائج برآمد فرمائے اور ہم سب خدام احمدیت کو آئندہ بھی اس سے بڑھ چڑھ کر خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ضروری تصحیح

بدر ۱۲/۲/۸۷ (مصلح موعود نمبر) کے صفحہ ۱۱ کالم ۲و۳ مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور کی نظم کے چار مصرعے سہو کتابت سے غلط شائع ہوئے ہیں۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ صحیح مصرعے درج ذیل کئے جاتے ہیں قارئین ان کے مطابق اپنے اپنے پرچہ میں درستی فرمائیں۔

شعر ۲ مصرعہ اوّل صحیح

"جھوم جھوم جلوہ خدائے ذوالعجائب کا نشاں"

شعر ۸ مصرعہ دوم صحیح

"جوش میں آئے خدا کے فضل و رحمت کے بحار"

شعر ۱۸ مصرعہ دوم صحیح

"صاحب عظمت و دولت یمن کو کرنے کا پیار"

شعر ۲۰ مصرعہ اوّل صحیح

"شکر للہ المصلح موعود ظاہر ہو گیا"

(ایڈیٹر)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

★ــــ محترمہ فاخرہ بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینکال (اڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۲۲ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ راشن بی بی صاحبہ نے پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ، محترمہ انوارہ بیگم صاحبہ، محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری، محترمہ الگنی پری بی بی صاحبہ سیکرٹری مال، محترمہ مریم بی بی صاحبہ سابق صدر لجنہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم قریشی طارق محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ تحریر کرتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب آف بنگال کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عصمت اللہ صاحب آف بنگال کی نظم کے بعد خاکسار قریشی طارق محمود اور مکرم منصور احمد صاحب طارق نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت اور تنظیمی کارناموں پر روشنی ڈالی۔ مکرم نسیم احمد صاحب فریدی کی صدارتی تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم عبدالغفار صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز ظفر احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم میر عبدالقیوم صاحب، مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی، مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب منڈاشی اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم ماسٹر عبدالحفیظ صاحب طاہر اور مکرم محمد یعقوب صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سید عارف احمد صاحب نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری رقمطراز ہیں کہ ۱۹ فروری کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار سید عارف احمد، مکرم سید زاہد احمد صاحب، مکرم سید شاہد احمد صاحب، مکرم سید عابد احمد صاحب اور مکرم سید نشاط احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

★ــــ مکرم رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید بلدی پدا اڑیسہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ بلدی پدا میں ۲۰ فروری کی رات کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس میں احباب نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ دُعا کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔

★ــــ مکرم داؤد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ لکھنؤ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۲۲ کو بعد نماز عشاء عشرت منزل وزیر گنج میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب صدر جلسہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب اور صدر جلسہ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

★ــــ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جماعت احمدیہ شورت کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم محمد رفیق صاحب وانی، مکرم غلام حسن صاحب ڈار، مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب شیخ اور مکرم مولوی شیخ عبدالعلی صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پینکال میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم عبدالرحمٰن صاحب، مکرم عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۷ فروری کو بیتہ پیریم میں مکرم کے وی صدیق صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر جلسہ مکرم پی محمد یوسف صاحب، خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن اور مکرم پی پی حمزہ صاحب نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کی اختتامی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب ہی تحریر فرماتے ہیں کہ یکم مارچ کو کوڈالی میں مکرم ٹی کے سلیمان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن، مکرم سی رفیق احمد صاحب آف الانلور، مکرم ابوظفیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتامی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ محترمہ شاہدہ منیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۲۲ کو دارالفضل میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ شاہینہ عرفان صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کے بعد محترمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے ایک حدیث نبویؐ کی تشریح کی اور محترمہ نسرین ظفر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد محترمہ امتہ المجید صاحبہ، محترمہ مبارکہ قریشی صاحبہ، خاکسار شاہدہ منیر، محترمہ منہاج بیگم صاحبہ، محترمہ وسیم النساء صاحبہ، محترمہ احمدی بیگم صاحبہ، محترمہ تسنیم بیگم صاحبہ، عزیزہ زینب راشدہ، محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ مریم صدیقہ نے مضامین اور نظمیں پڑھیں۔ صدارتی تقریر کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق دس سوالات پر مشتمل بہنوں کا اور پانچ سوالات پر مشتمل ناصرات کا ایک تحریری امتحان لیا گیا۔ بعد اختتام جلسہ لجنہ و ناصرات کی دلچسپ کھیلیں کرائی گئیں جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو انعامات دیئے گئے۔ لجنہ کی بعض ممبرات نے اشیاء خورد و نوش کے سٹال بھی لگائے جس سے ہونے والا منافع تبلیغی اغراض سے محفوظ کیا گیا ہے۔

★ــــ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۲۲ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ سے شروع ہوئی۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے ایک حدیث نبویؐ کی تشریح کی اور عزیزہ شاکرہ خورشید نے کلام محمود سے ایک نظم اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پیش کیا۔ ازاں بعد خاکسار جمیلہ بیگم، محترمہ راشدہ خانم صاحبہ، محترمہ شوکت آراء صاحبہ، محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ اور محترمہ امتہ السلام جمیم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران کلام محمود سے نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہونے پر حاضرات کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

★ــــ محترمہ طلعت عارف صاحبہ نائب صدر و سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ موتی ہاری لکھتی ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۱۹ کو بعد نماز مغرب محترمہ سیدہ عارفہ جمیل صاحبہ صدر لجنہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ، مکرمہ سیدہ رخسانہ پروین صاحبہ، خاکسار طلعت عارف اور محترمہ سہیلہ صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ سیدہ فرزانہ پروین نے نظم پڑھی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہونے پر حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ــــ محترمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ ساگر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۸۷/۲/۲۲ کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شاکرہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم،

اور محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ و محترمہ مریم بی بی صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد رفیعہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی کا متن پیش کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے تقریر کی اور عزیزہ امۃ الحفیظ، عزیزہ شبانہ فردوس، عزیزہ صبیحہ بیگم اور عزیزہ بشریٰ بیگم نے مضامین پڑھے۔ آخر میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق بہنوں اور بچیوں کا امتحان لیا گیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ — محترمہ امۃ النعیم بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۷ کو زیر صدارت محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ کی تلاوت اور عزیزہ رقیہ بیگم و عزیزہ خالدہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد محترمہ عشرت نشان صاحبہ، محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ، محترمہ مبصرا بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، محترمہ رضیہ خاتون صاحبہ، محترمہ عابدہ بی بی صاحبہ، محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترمہ صبغت بیگم صاحبہ، محترمہ نصرت بی بی صاحبہ، محترمہ نور جہاں صاحبہ، عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ الحی صاحبہ نے تقاریر کیں۔ بچیوں نے سوال و جواب کا ایک پروگرام پیش کیا۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ — محترمہ امۃ النعیم البشیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۷ کو محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ محمودہ اکبر صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد دہرایا گیا۔ وحیدہ اکبر حسین صاحبہ نے ملفوظات کا درس دیا۔ ازاں بعد محترمہ یاسمین فاطمہ صاحبہ، محترمہ منصورہ بیگ صاحبہ، محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ، خاکسار امۃ النعیم البشیر، محترمہ امۃ الجمیل انصاری صاحبہ، محترمہ صالحہ نسرین صاحبہ، محترمہ مسعودہ ریحانہ صاحبہ، محترمہ حمیدہ رشیدہ صاحبہ، محترمہ قدسیہ گوہر صاحبہ اور محترمہ ممتاز صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ بیگم صاحبہ، محترمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ، محترمہ منصورہ بیگ صاحبہ، محترمہ نزہت فاطمہ صاحبہ اور محترمہ سہیلہ یاسمین صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ اور عائشہ الٰہی بن کی ناصرات نے جزوہ وقف جدید سے متعلق ایک خاکہ پیش کیا۔ آخر میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ایک امتحان لیا گیا۔

جس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انعام دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ — محترمہ صبیحہ نثار صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ یوم مصلح موعودؓ کی تقاریب کے سلسلہ میں قبل از وقت بہنوں اور بچیوں کے مختلف ورزشی اور علمی مقابلے کرائے گئے۔ مورخہ ۲۱-۲-۸۷ کو رات ساڑھے نو بجے محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ عزیزہ طاہرہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ فریدہ دُردانہ نے پیشگوئی کا متن پڑھا اور محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ، محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ البصیر صاحبہ، محترمہ امۃ المنین صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مبارکہ بیگم صاحبہ، عزیزہ راشدہ اور عزیزہ آسیہ نے نظمیں پڑھیں، اور ناصرات کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ محترمہ ساجدہ تسنیم صاحبہ اور چند بچیوں نے ایک سٹال بھی لگایا جس کا منافعہ لجنہ کے لیے وقف کیا گیا۔

★ — محترمہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۶-۲-۸۷ کو محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی محترمہ آفریدہ تمہید صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ عزیزہ ماہ جبیں بشریٰ اور عزیزہ ماہ پارہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ، محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ افروز جہاں صاحبہ، محترمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ، محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اور محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق ایک امتحان بھی لیا گیا۔ محترمہ محبوب ظفر منار صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر لجنہ شاہجہانپور کی طرف سے دو معمر احمدی بہنوں کو گرم جاڑوں کا تحفہ دیا گیا اور ۲۰ فروری کو غریبوں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

★ — مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مجددرک لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۷ کو شام ۷ بجے مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ غلام نہال محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم شیخ شریف احمد نے کی اور نظم مکرم عبدالحکیم خان صاحب اور مکرم مولوی البشیر الدین صاحب باطن نے پڑھی۔

ازاں بعد خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا۔ اور پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم شیخ عبدالاحد صاحب، مکرم عزیزم ناصر احمد زاہد، مکرم مولوی البشیر الدین صاحب باطن، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ، مکرم گل محمد شاہ صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

★ — محترمہ سیدہ ثروت پروین صاحبہ سیکرٹری لجنہ جڑچرلہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۲-۸۷ کو لجنہ و ناصرات نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی محترمہ خواجہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت، محترمہ دردانہ ظفر صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد عزیزہ رفعت پروین نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، ارشد فاطمہ طاہرہ افتخار، امۃ العلیم، نیلوفر فاطمہ اور صالحہ بیگم نے مصلح موعودؓ سے متعلق متفرق مضامین پڑھے۔ جلسہ کے دوران نیلوفر فاطمہ، دردانہ ظفر، امۃ الحفیظ، ساجدہ بیگم، اور سائرہ بیگم نے نظمیں پڑھیں۔ ممبرات کی دلچسپی بڑھانے کے لیے پرچی کھیل بھی ہوا۔ عہد دہرانے کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دردانہ ظفر صاحبہ کی طرف سے میٹھے کا انتظام تھا۔

★ — محترمہ امۃ النور صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۷ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ محترمہ نجم النساء صاحبہ کی تلاوت کے بعد خاکسار امۃ النور، محترمہ خورشید اختر صاحبہ، محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ، محترمہ نجم النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ عاصمہ بیگم، ممتاز بیگم، خورشید اختر، شاہدہ بیگم، نسیم خاتون، ملکہ بی بی، رکعت النساء، عشرت جہاں، ام حبیبہ اور مہر النساء نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ سے قبل پیشگوئی مصلح موعودؓ کا امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں دس ممبرات نے پیشگوئی مصلح موعودؓ یاد کر کے سنائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

★ — محترمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسلی بنی تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۷-۲-۸۷ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تمام ممبرات لجنہ و ناصرات جلسہ میں شریک ہوئیں۔ لجنہ و ناصرات نے بڑے شوق کے ساتھ تلاوت، نظم خوانی اور تقاریر میں حصہ لیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی سوانح عمری سے متعلق سوالات ممبرات لجنہ و ناصرات سے پوچھے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

★ — محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۸ فروری کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ مدراس کے تحت محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد ناصرات کا پروگرام شروع ہوا۔ عزیزہ شاہدہ خاتون اور عزیزہ ذریعہ نے نظمیں پڑھیں۔ عزیزہ امۃ الرقیب، عزیزہ ناصرہ رمضان، عزیزہ یاسمین سلطانہ، عزیزہ ذریعہ قیوم، عزیزہ مبشرہ صالح، عزیزہ نصرت جہاں اور عزیزہ شاکیہ پروین شفاعت اور عزیزہ نذیرہ حمیدہ نے تامل اور اردو میں مصلح موعودؓ سے متعلق مضامین پڑھے۔ ایک بہت چھوٹی بچی عزیزہ شیبہ حبیب نے کلمہ طیبہ اور سورۃ فاتحہ سنائی۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا پروگرام شروع ہوا۔

محترمہ زیتون بی بی صاحبہ نے نظم تامل میں سنائی۔ بعدہٗ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ، محترمہ ناصرہ شعیب صاحبہ، محترمہ طاہرہ حسن ابراہیم صاحبہ، محترمہ دولت وسیم صاحبہ، محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ، محترمہ عائشہ منظور صاحبہ، محترمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ نے اردو اور تامل میں حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق متفرق موضوعات پر مضامین پڑھیں۔ بعد ازاں محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا نے بہنوں کو تربیتی امور پر تقریر کی۔ محترمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ نے تامل زبان میں اس تقریر کا ترجمہ سنایا۔ محترمہ تنویر ظفر صاحبہ، محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ نے بھی حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق مضامین پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ دہراتے ہوئے مصلح موعودؓ کے متعلق بتایا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ★

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع

عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۷ اور ۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ ناظمینِ علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس بابرکت روحانی اجتماع میں اپنی اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوانے نیز دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

بنکوں کا سود اور اشاعتِ اسلام

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

(ترجمہ) :- "اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے (برپا ہونے والی) جنگ کا یقین کر لو۔ اور اگر تم سود سے توبہ کر لو تو (کوئی نقصان نہیں کیونکہ) تمہارا راس المال تمہارے لئے وصول کرنا جائز ہے (اس صورت میں) نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔"

(البقرہ : آیت ۲۸۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا :-

"ہمارا مذہب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے۔ لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ کے واسطے۔ پس اپنے نفس کے واسطے بیوی بچوں احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصۃً اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنی ذاتی اور کاروباری معاملات میں بنکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سود ملتا ہے لہذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادِ مبارک کے مطابق مد نشر و اشاعت میں مرکزِ سلسلہ میں بھجوائی جانی ضروری ہیں۔ امید ہے کہ ایسے احباب جماعت حضور علیہ السلام کے ارشادِ مبارک پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بھی بابرکت بنائیں گے اور ایسی رقومات کے ذریعہ اشاعتِ دین کی خدمت کا موقعہ پا کر مفت میں خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیشنل ناظر نشر و اشاعت

ارشادِ باری تعالیٰ :-

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ہر قوم کے لئے ہادی و راہنما (بھیجا گیا) ہے۔

(طالبِ دعا)

AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONES 76360 / 74350

آٹو ونگس

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ - کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ! ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY.
ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE. 6348173
RESI. 6293389
BOMBAY - 400099.

ھُوَالنّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے !

الرّؤف جیولرز

۱۹ خورشید کلاتھ مارکیٹ - جیدری - شمالی ناظم آباد - کراچی

(فون نمبر :- ۶۱۷۰۹۶)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY-MADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!
(کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS, & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001, PHONE No. 4498.
HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE No. 12.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE No. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم)

الاپڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ
نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر :- ۴۲۹۱۶)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!